هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

قادیان

ایڈیٹر و پبلشر قاسم علی احمدی۔

شرح چندہ پیشگی
ہندوستان ۔ سالانہ ۔ چندہ عام ۔ ششماہی ۔ بیرون ہند
[illegible]

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۳۹ء نمبر ۶

دارالامان کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ایام زیر اشاعت میں علیل رہی۔ کسی قدر حرارت بھی ہو جاتی رہی حضور بغرض تبدیل آب و ہوا ۱۲ فروری بروز اتوار بعد نماز عصر باہر تشریف لے گئے۔ اور مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ احباب حضور کی صحت کامل اور بخیریت واپسی کی دعا فرماویں۔

(۲) مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ کے ریٹائر ہونے اور حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔اے کی ان کی جگہ تعیناتی اور مکرم مولوی شیخ مبارک احمد صاحب فاضل مبلغ کی فائز المرام واپسی افریقہ کے سلسلہ میں اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ نے ۹ فروری کو بورڈنگ جامعہ احمدیہ میں بعد عصر دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ اور دیگر احباب نے بھی شمولیت فرمائی۔ جامعہ احمدیہ کی طرف سے ایڈریس پیش ہوا۔ جواب میں تینوں بزرگان نے مختصر تقریریں کیں۔ آخر میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک جامع تقریر فرمائی۔ اس دعوت میں بعض ہندو اور سکھ صاحبان کو بھی شریک کیا گیا تھا جلسہ بوقت نماز مغرب دعا پر ختم ہوا۔

(۳) ۱۰ فروری کو ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ایم۔اے پی۔ایچ۔ڈی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے جامعہ احمدیہ قادیان کا معائنہ کیا۔

ایک نہایت آسان قابل عمل تجویز

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۳۸ء پر اخبار فاروق کے متعلق ارشاد

فرمایا تھا۔ کہ

"فاروق" اب نئے نظام کے ماتحت شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اور انتظام کیا گیا ہے۔ کہ "فاروق" میں باقاعدہ میرا خطبہ جمعہ شائع ہوا کرے۔ تاکہ وہ دوست جو "الفضل" خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ فاروق خرید کر سلسلہ کی تمام اہم خبروں اور خطبات وغیرہ سے آگاہ ہوتے رہیں۔"

"پس دوستوں کو ہر ہفتے علاوہ دیگر مضامین اور خبروں کے میرا خطبہ جمعہ بھی اخبار فاروق کے ذریعہ مل جائے گا۔ جس کا پڑھنا جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔"

"فاروق" چونکہ تحریک جدید کے بہت سے کاموں کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔ اسلیئے میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ یہ اخبار زیادہ سستا ہو جائے۔ اور اس میں بعض اور ایسی باتیں پیدا کی جائیں۔ جو تحریک جدید کے لئے مفید ہوں۔ تاکہ جماعت کو ایک سستا اخبار مل جائے۔ اور وہ کثرت کے ساتھ ہماری جماعت میں پھیل کر تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کی اشاعت کر سکے۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ اس بارے میں اپنی کوششوں کو جاری رکھوں گا۔

اگر "فاروق" کی قیمت ڈھائی روپیہ سالانہ ہو جائے۔ تو اسکی اشاعت بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔

پس دوستوں کو اخبار فاروق کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ اخبار جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے"

(تقریر حضرت امیر المؤمنین)

الحمد للہ کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کے منشاء کے مطابق فاروق کا چندہ بجائے پانچ روپیہ سالانہ کے ڈھائی روپیہ سالانہ کر کے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ حضرت صاحب کے منشاء اور ارشاد کو پوری کوشش سے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ تاکہ حضور کی تحریک جلد سے جلد پوری ہو کر حضور کی خوشنودی کا باعث ہو۔ اس کے لئے میں

ایک نہایت آسان تجویز

ناظرین فاروق کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ موجودہ خریداران کم از کم ایک ایک خریدار "فاروق" کے لئے اگر دے دیں۔ تو "فاروق" کی اشاعت اس وقت دوچند ہو سکتی ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ فاروق کے خریداران کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ کیونکہ کوئی ایسا احمدی دوست نہیں۔ کہ جس کا کوئی نہ کوئی احمدی شناسا اور دوست نہ ہو۔ ایک دو خریدار بنا لینا جبکہ فاروق کا چندہ صرف ڈھائی روپیہ سالانہ ہے۔ کسی احمدی کو مشکل نہیں ہے۔ صرف معمولی سی کوشش اور تحریک کی ضرورت ہے۔ اور یہ بالکل ناممکن ہے۔ کہ کسی احمدی کا ایک دو احمدی بھی ایسا دوست نہ ہو۔ جو ڈھائی روپیہ سالانہ خرچ کر کے حضرت صاحب کے خطبات اور سلسلہ کی اہم خبروں اور تحریک جدید کے مفید مقاصد اور مخالفین سلسلہ کے اعتراضات کے جوابات اور صداقت سلسلہ احمدیہ کے مضامین دیکھنے اور پڑھنے کا خواہشمند نہ ہو۔ اور ہزارہا ایسے احمدی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو "الفضل" روزانہ خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ایسے اصحاب کے لئے ہی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ "فاروق" خرید کر حضور کے خطبات وغیرہ سے آگاہ ہوتے رہیں۔

پس آپ بہت ہی جلد اپنے دوستوں میں سے کم از کم ایک دو خریدار ضرور فاروق کے لئے اس مہینے کے اندر اندر عطا فرمادیں۔ اس کا چندہ ڈھائی روپیہ پیشگی لیا جائے گا۔ یا زیادہ سے زیادہ تاریخ اجراء اخبار سے ایک ماہ کے اندر وصول ہو جانا چاہیئے۔ خواہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا بیت المال میں اپنی جماعت کے چندہ کے ساتھ ارسال کردیں۔ یا وی۔پی کے ذریعہ ادا کردیں۔ وی۔پی پر ۵ ر زائد خرچ ہوں گے۔ جو اس وقت چندہ نہ ادا کر سکتے ہوں۔ وہ اخبار فوراً جاری کرالیں۔ اور ایک ماہ کے اندر چندہ دے دیں۔ کیا میں امید رکھوں۔ کہ آپ اس آسان تجویز پر عمل کر کے ایک ایک دو دو خریدار فاروق کے لئے جلد سے جلد پیدا کر کے اطلاع دینگے؟ خدا آپ کا مددگار ہو۔ آمین۔ میں ایسے دوستوں کا فاروق میں شکریہ کے ساتھ اعلان کروں گا۔ (مینیجر فاروق)

توسیع اشاعت فاروق کی ماہواری رپورٹ

۲۷ ر دسمبر ۳۸ء کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فاروق کے متعلق جو تحریک فرمائی۔ اور اسکی خریداری کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ تو جلسہ سالانہ سے لیکر آج تک خدا کے فضل سے فاروق کے ۲۴۱ خریدار تفصیل ذیل ہوئے۔

جلسہ سالانہ پر ۸۸ - جنوری ۳۹ء میں ۵۷ ۱۰ ر فروری ۳۹ء تک ۴۱ - قادیان میں ۲۸ ان میں سے خریدار احباب ذیل نے عطا فرمائے:

جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ - ۱

مکرم مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ - ۱

محترم خان صاحب رشید احمد خانصاحب پنشنر مہاجر - ۱۲

جناب ایم کریم خان صاحب شیموگہ ۵

جناب صوفی محمد رفیع صاحب سب انسپکٹر پولیس - سندھ - ۱

جناب حافظ نور الٰہی صاحب رحیم یار خان - ۱

جناب مولوی غلام نبی صاحب فاضل مصری ۱

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ ۲

جناب خان محمد اکبر خان صاحب پنشنر مہاجر قادیان ۲

جناب حکیم ولی محمد صاحب لاہور مزنگ ۱

جناب بشیر احمد صاحب بی۔ایس۔سی جمشید پور ۱

جناب شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس سندھ ۱

جناب بابو غلام رسول صاحب قمر سرگودہا ۱

جناب مولوی محمد اکرم صاحب مینیجر نصرت آباد ۳

جناب مولوی محمد حسین صاحب مبلغ کشمیر ۲

جناب ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور ۲

جناب شیخ محمد عبد اللہ صاحب تاجر کس انبالہ ۱

جناب خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد ۲

جناب چودھری عزیز احمد صاحب سب جج ۲

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ۱

جناب مولوی عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال ۲

جناب مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ بیٹ ۲

جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر فاضل ۲

جناب سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی ۱

جناب مولوی عبد المالک صاحب مبلغ یوپی ۱

میں ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے خاص توجہ فرما کر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں کوشش سے فاروق کی اشاعت بڑھائی۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دین و دنیا میں عطا فرمائے۔ آمین

قابل تقلید مثال

پبلک لائبریریوں میں فاروق کا اجراء

میں نے احباب سے عرض کیا تھا۔ کہ سینکڑوں پبلک لائبریریاں ہندوستان کے ہر شہر میں کھلی ہوئی ہیں۔ مگر ان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کوئی اخبار نہیں جاتا۔ اور یہ لائبریریاں چونکہ ایسے اصحاب کے اہتمام میں ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کا کوئی اخبار قیمتاً خرید کر اپنی لائبریری میں نہیں منگاتے۔ اسلئے اگر احباب جن کو خدا تعالےٰ نے توفیق دی ہے۔ ایسی لائبریریوں میں "فاروق" جاری کرادیں۔ تو بڑا ثواب کا کام ہے۔ اور ان کو تبلیغ کا اجر خدا سے بہت ملے گا۔ الحمد للہ میری اس تحریک پر اس وقت تک ۲۳ لائبریریوں کے نام فاروق جاری کرائے گئے ہیں۔ سب سے اول میرے محترم مکرم عالیجناب نواب چودھری محمد الدین صاحب مشیر مال جودھپور نے بیس لائبریریوں کے نام اخبار جاری کرنے کو مبلغ پچاس روپیہ چندہ اپنی جیب سے عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

(۲) مکرمی جناب چودھری محمد اکرم صاحب مینیجر نصرت آباد اسٹیٹ نے ایک لائبریری کے نام فاروق جاری کرایا۔ اور ڈھائی روپیہ چندہ عطا کردیا ہے۔

(۳) مکرمی بابو عبد الرزاق صاحب پوسٹل کلرک پرسپور نے ایک لائبریری کے نام فاروق جاری کرایا۔ اور چندہ بھیج دیا۔ اللہ تعالےٰ ان سابق بالخیرات احباب کرام کی دلی مرادیں اور مقاصد پورے کرے۔ اور بہت بہت اجر ان کو بخشے۔ آمین۔ پس اسی طرح اگر دیگر صاحب مقدرت اصحاب بھی ایک ایک۔ دو دو۔ چار چار لائبریریوں کے نام بحساب ڈھائی روپیہ سالانہ عطیہ عطا فرما کر فاروق جاری کرادیں۔ تو قریباً قریباً تمام ہندوستان کی لائبریریوں میں فاروق پہنچکر بہت سی سعید روحوں کو کھینچ کر لائے گا۔ جس کا بڑا ثواب ان دوستوں کو ملے گا۔ جو اس سکیم پر چند روپے خرچ کر کے تبلیغ سلسلہ کے ایک اہم فرض کو بہت حد تک ادا کرنے والے ہوں گے۔ خدا تعالےٰ آپ کے دلوں میں اس تحریک کا جوش ڈالے۔ آمین

خاص ضرورت ہے

ناظرین فاروق میں سے جن دوستوں کو اپنے یا دیگر شہروں اور قصبوں کی پبلک لائبریریوں کا پتہ ہو۔ وہ براہِ کرم ازراہِ ثواب خاکسار کو ایسی لائبریریوں کا مفصل پتہ لکھ کر ارسال کردیں۔ تاکہ ان کے نام فاروق مفت جاری کردیا جائے۔ یہ نہایت ضروری درخواست ہے۔ اس پر توجہ خاص کر کے جلد سے جلد اطلاع بخشیں۔ (مینیجر فاروق)

ضروری درخواست دعا

مکرمی شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس میرپور سندھ احباب سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ کچھ دنوں سے بعض مشکلات اور ابتلاؤں میں مخالفین کی طرف سے مبتلا ہیں۔ احباب درد دل سے محض خدا کے لئے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر رحم کرے۔ اور ہر مصیبت اور تکلیف سے نجات بخشے۔ آمین

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

فہرست ان بیعت کنندگان اندرون ہند کی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ہاتھ پر جلسہ سالانہ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ گذشتہ سے پیوستہ

نمبر شمار	نام	ضلع
۲۱	رحیم بخش صاحب	امرتسر
۲۲	عبد الشکور صاحب	جالندھر
۲۳	خواج احمد صاحب	گورداسپور
۲۴	صادق علی صاحب	"
۲۵	محمد اقبال صاحب	شیخوپورہ
۲۶	محمد حنیف صاحب	امرتسر
۲۷	شیر محمد صاحب	گجرات
۲۸	رحمت خان صاحب	گوجرانوالہ
۲۹	منشی شیر محمد صاحب	تھرپارکر سندھ
۳۰	عبد الرحمٰن خان صاحب	لدھیانہ
۳۱	نذیر احمد صاحب	"
۳۲	علی محمد صاحب	لاہور
۳۳	محمد اکبر صاحب	گجرات
۳۴	مبارک علی صاحب	گورداسپور
۳۵	مبارک علی صاحب	لدھیانہ
۳۶	سلطان محمد صاحب	بہاولپور
۳۷	میاں دین محمد الدین صاحب	سرگودہا
۳۸	میاں امام الدین صاحب	"
۳۹	علی محمد صاحب	جھنگ
۴۰	میاں علی شیر صاحب	فیروزپور
۴۱	شریف احمد صاحب	جالندھر
۴۲	نذر محمد صاحب	سرگودہا
۴۳	محبوب علی صاحب	جالندھر
۴۴	مستری محمد الدین صاحب	شیخوپورہ
۴۵	ولی محمد صاحب	لدھیانہ
۴۶	علی محمد صاحب	"
۴۷	غلام قادر صاحب	"
۴۸	فوجا صاحب	"
۴۹	الٰہی بخش صاحب	"
۵۰	فضل دین صاحب	"
۵۱	بہاول صاحب	گجرات
۵۲	محمد شفیع صاحب	بہاول نگر
۵۳	نور محمد صاحب	لدھیانہ
۵۴	عطا محمد صاحب	"
۵۵	لبھا صاحب	بہاول نگر

(باقی دارد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۶

خطبہ جمعہ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء

سنہ ۱۹۳۹ء و ۱۹۴۰ء مالی لحاظ سے امتحان کے سال اور عظیم الشان برکات کے موجب ہیں

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

مجھے تاحال کھانسی کی شکایت ہے۔ گو آگے سے کسی قدر کمی ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے میں خطبہ پڑھانے کے لئے آگیا ہوں۔ لیکن ابھی اتنا آرام نہیں آیا۔ کہ میں متواتر بول سکوں۔ یا یہ کہ میری آواز بلند ہو سکے۔ میں پہلے تو

تحریک جدید کے چندہ کے متعلق

دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اب وعدوں کی میعاد ختم ہونے کے قریب آ رہی ہے۔ لیکن بہت سی جماعتیں ابھی ایسی ہیں جنہوں نے ابھی تک جوابات نہیں دیئے۔ گو جن جماعتوں کے جواب آئے ہیں۔ یا جن دوستوں نے اس چندہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ انہوں نے گذشتہ سالوں سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ لیکن پھر بھی ابھی

ڈیڑھ سو کے قریب جماعتیں

ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے جوابات موصول نہیں ہوئے۔ گو یہ اطلاعات آ رہی ہیں۔ کہ وہ فہرستیں تیار کر رہی ہیں۔ اور جلد ہی تیار ہونے کے بعد بھیج دیں گی۔ اسی طرح قادیان میں بھی محلہ جات کی فہرستیں ابھی مکمل نہیں ہوئیں۔

جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ قادیان کے لوگوں کے لئے خصوصاً۔ اور بیرونجات کے لوگوں کے لئے عموماً سنہ ۱۹۳۹ء اور سنہ ۱۹۴۰ء

مالی لحاظ سے امتحان کے سال

معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اتنی چندہ کی تحریکیں ہوئی ہیں۔ کہ شاید اس سے پہلے جماعت میں کبھی بھی اتنی تحریکیں نہیں ہوئیں۔ ماہواری چندوں کی باقاعدہ ادائیگی۔ بلکہ ان میں زیادتی کا اعلان مرکزِ سلسلہ کی طرف سے کیا جا چکا ہے۔ اور بہت سے دوست اس میں زیادتی کی طرف مائل ہیں۔ گو بہت سے سست بھی ہیں۔

اسی طرح تحریک جدید کا چندہ علاوہ ان ماہواری چندوں کے ہے۔ پھر جماعت نے اپنی مرضی سے ایک

خلافت فنڈ

کھولا ہے۔ جس کا زور بھی اسی سال پر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے ایک امتحان کی یہ صورت بھی پیدا کر دی ہے۔ کہ مہینوں مہینے گزر چکے ہیں۔ مگر بارش نہیں ہوئی۔ ہماری جماعت کا اسی فی صدی حصہ زمینداروں کا ہے۔ اور

زمینداروں کے لئے یہ ایام

بڑے ہی ابتلاء کے ایام ہیں۔ ان کی خریف کی آمدنیاں صفر کے برابر رہی ہیں۔ سوائے ان کے جن کی زمینیں نہری علاقوں میں ہیں۔ اسی طرح ان کی فصل ربیع بھی تباہ ہوتی نظر آتی ہے۔ اور اگر

خدا تعالیٰ کا فضل بارش کی صورت میں

نازل نہ ہو۔ تو اسکی صورت بھی بہت خطرناک ہے۔

میں چونکہ خود زمیندار ہوں۔ اسلئے میں زمینداروں کی اس حالت کو خوب سمجھتا ہوں۔ شہری لوگ اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ کہ زمینداروں کی پچھلی فصل کیسے گزری ہے۔ اور آگے ان کے لئے کس قسم کے خطرات ہیں میری اپنی ایک جگہ اڑتالیس ایکڑ زمین کاشت تھی۔ اور دو کنوئیں بھی اس میں تھے۔ مگر کل آمد اسّی روپے ہوئی ہے۔ اور اسی آمد میں سے ہی

سرکاری لگان

بھی ادا کرنا ہے۔ جو سنا گیا ہے۔ کہ سو سے بھی زائد ہے۔ حالانکہ کنوئیں بھی اس زمین میں ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر اس زمین میں یہ دو کنوئیں نہ ہوتے۔ تو کل آمد چار آنے یا دو آنے فی ایکڑ بنتی۔

تو بارانی زمینوں والے آج کل نہایت خطرناک حالت میں ہیں۔ گورداسپور، سیالکوٹ اور گجرات کا علاقہ جہاں ہماری جماعتیں زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ بارانی علاقہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں لائل پور اور سرگودہا گو چندہ کے لحاظ سے ان ضلعوں سے بڑھ جائیں۔ یا جلسہ سالانہ پر ان علاقوں کے لوگ زیادہ تعداد میں آ جائیں۔ کیونکہ نہری علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے زمینداروں کی مالی حالت عموماً اچھی ہے۔ مگر

اصل جماعت کا پھیلاؤ

گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ ہوشیارپور جالندھر اور گجرات کے ضلعوں میں ہے۔ یہ گویا پانچ ضلعے ہیں۔ جہاں جماعت اچھی خاصی تعداد میں پھیلی ہوئی ہے۔ باقی اضلاع جس قدر ہیں۔ وہ ان سے اتر کر ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اور بھی ایسے اضلاع ہیں۔ جہاں احمدی معقول تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً شیخوپورہ اور گوجرانوالہ۔ یہاں اچھی جماعتیں ہیں۔ مگر بہرحال یہ ان پانچ ضلعوں سے اتر کر ہی ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ

جماعت کے افراد کی کثرت

جالندھر میں بھی نہیں۔ صرف جالندھر کے اتنے حصہ میں ہماری جماعت کے لوگ زیادہ پائے جاتے ہیں۔ جو ہوشیارپور سے ملتا ہے اس لحاظ سے جماعت کا اصل پھیلاؤ ہوشیارپور میں ہی ہے۔ جالندھر میں نہیں۔ گویا گورداسپور۔ ہوشیارپور۔ گجرات اور سیالکوٹ یہ چار ضلعے ایسے ہیں۔ جہاں ہماری جماعتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اور یہ چاروں ضلعے ایسے ہیں۔ جن کے زمینداروں کا تمام تر انحصار بارش پر ہے۔ اور اب ایک لمبے عرصہ تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے مالی طور پر ان کی حالت اتنی خطرناک ہے۔ کہ انسان یہ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ کہ وہ روٹی کہاں سے کھا رہے ہیں۔ گویا جہاں اور کئی قسم کے ابتلاء تھے۔ وہاں ایک

آسمانی ابتلاء

بھی آگیا۔ بعض دفعہ اللہ تعالےٰ اپنے بندے کا امتحان لینا چاہتا ہے۔ اور وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ میرا بندہ کس قدر برداشت کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ جب انسان اس ابتلاء کو برداشت کر لیتا ہے۔ اور دنیا پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ اسکی محبت اپنے رب سے اور اس کا ایمان اپنے خدا پر اتنا مضبوط ہے۔ کہ وہ کسی ابتلاء سے نہیں ٹوٹ سکتا۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل اس پر بارش کی طرح برسنے لگ جاتے ہیں۔ گویا ابتلاء کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے مائیں بعض دفعہ اپنے بچے کو ڈراتی ہیں۔ اور جب وہ ڈر کر رونے لگتا ہے۔ تو اسے گلے سے لپٹا کر آپ بھی رونے لگ جاتی ہیں۔

مومن کے ابتلاء

کی بھی ایسی ہی مثال ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالےٰ اپنے مومن بندے کو ڈراتا ہے۔ مگر جب وہ ابتلاؤں سے گھبراتا نہیں۔ بلکہ قربانی کرتا چلا جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اسکو اسی طرح اپنے گلے سے لپٹا لیتا ہے۔ جس طرح ماں اپنے بچے کو گلے سے لپٹا لیتی ہے۔ کیونکہ

خدا تعالےٰ کی محبت

اپنے بندہ سے اتنی شدید اور اتنی عظیم الشان ہوتی ہے۔ کہ انسانی محبتیں اس کے مقابلہ میں کوئی ہستی ہی نہیں رکھتیں۔ بلکہ جس نے خدا تعالیٰ کی محبت کو نہیں دیکھا۔ صرف انسانی محبت کو ہی دیکھا ہے۔ وہ اسکی محبت کا قیاس بھی نہیں کر سکتا۔ تو یہ ابتلاء اپنے اندر

ایک عظیم الشان برکت

رکھتا ہے بشرطیکہ جماعت اس امتحان میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوری اترے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ اس سال کے ابتلاء کا اثر صرف اس سال تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اگلا سال بھی اس کے اندر شامل ہے۔ کیونکہ ایک سال کا اثر لازماً دوسرے سال پر پڑتا ہے۔ جو لوگ ایک سال بہت زیادہ قربانیاں کریں۔ انہیں دوسرے سال بھی

قربانی میں دقتیں

محسوس ہوتی ہیں۔ اور کہیں تیسرے سال جاکران کا اثر دور ہوتا ہے۔ تو علاوہ ان ابتلاؤں کے جو جماعتی نظام کے ماتحت ہیں یا اپنی مرضی کے مطابق اختیار کئے گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے بھی اپنا حصہ ابتلاؤں میں شامل کر دیا ہے۔ گویا یہ ابتلاء

چار گوشوں کا ابتلاء

ہے۔ اور نہایت ہی مکمل اور لطیف ابتلاء ہے۔

چندۂ عام جو ہے۔ یہ جماعت کی طرف سے چندہ ہے۔ یعنی ایک جماعتی اور نظامی فیصلہ کے ماتحت لوگ چندہ دیتے ہیں۔ اور یہ جماعت کے افراد کی ایک آزمائش ہے۔ جماعت کہتی ہے۔ آؤ ہم اپنے اندر شامل ہونے والوں کی آزمائش کرتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ وہ کہاں تک قربانی کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔

تحریک جدید خود خلیفہ کی طرف سے ہے۔ گویا

دوسری آزمائش خلیفہ کی طرف سے

شروع ہے۔ اور اس نے کہا ہے۔ کہ آؤ میں بھی اس سال جماعت کی آزمائش کروں۔ خلافت جوبلی کی تحریک نہ جماعت کی طرف سے ہے۔ اور نہ خلیفہ کی طرف سے۔ بعض دوستوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہؤا۔ اور جماعت کے باقی دوستوں نے اس خیال کے ساتھ اتفاق کا اظہار کر دیا۔ پس یہ ایک ایسی تحریک ہے۔ جس میں ہر شخص اپنا آپ امتحان لیتا ہے۔ اور دیکھتا ہے۔ کہ وہ کس قدر قربانی کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ غرض ہماری جماعت کے تمام دوستوں نے اپنے آپ کو انفرادی طور پر اس امتحان کے لئے پیش کر دیا۔ انہوں نے کہا ہمارا امتحان نظام سلسلہ نے بھی لیا۔ ہمارا امتحان خلیفہ نے بھی لیا۔ آؤ ہم آپ بھی اپنا امتحان لیں۔ تب اللہ تعالےٰ نے

عرش سے کہا

ہم بھی اس امتحان میں اپنی طرف سے ایک سوال ڈال دیتے ہیں۔ پس یہ کیا عظیم الشان ابتلاء ہے۔ جو اس سال ہماری جماعت پر آیا ہے۔ خدا نے بھی ہماری جماعت کا ایک امتحان لیا ہے۔ خلیفہ نے بھی جماعت کا ایک امتحان لیا ہے۔ نظام سلسلہ نے بھی جماعت کا ایک امتحان لیا ہے۔ اور ہر فرد نے بھی انفرادی طور پر اپنا اپنا امتحان لیا ہے۔ گویا چاروں گوشے جو تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔ وہ اس امتحان میں پائے جاتے ہیں۔ آخر

انسان کے تعلقات

کی کیا نوعیت ہے۔ اس کے چار ہی قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ یا اس کا اپنے نفس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ یا دوسرے انسانوں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ یا روحانی یا جسمانی حاکم سے اس کا تعلق ہوتا ہے۔ اور یا پھر خدا تعالےٰ سے تعلق ہوتا ہے۔ اس سال یہ چاروں ہی ابتلاء آگئے۔

جماعتی امتحان

بھی جاری ہے۔ خلیفہ کا امتحان بھی جاری ہے۔ خود اپنے نفس کے امتحان کے لئے بھی جماعت کے ہر فرد نے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے۔ صرف اللہ تعالےٰ کا ایک امتحان رہتا تھا۔ سو یہ تینوں ابتلاء دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے کہا۔ آؤ ہم بھی ان کے سامنے ایک امتحانی پرچہ رکھ دیتے ہیں پس اس نے بھی جماعت کا ایک امتحان لیا۔ اور اس طرح ہمارے

امتحان کے چار پرچے

ہو گئے۔ اب وہ شخص جو ان چاروں پرچوں میں پاس ہو جائے۔ اس سے زیادہ خوش نصیب اور کون شخص ہو سکتا ہے۔

پس آج ہماری جماعت میں سے ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ جماعتی امتحان میں بھی کامیاب ہو۔ خلیفہ کے امتحان میں بھی کامیاب ہو۔ نفس کے محاسبہ کے امتحان میں بھی کامیاب ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے امتحان میں بھی کامیاب ہو۔ بے شک یہ امتحان سخت ہے۔

ایک نہیں چار امتحان ہیں

لیکن پھر بھی ان چاروں امتحانوں کے بعد کوئی قسم امتحان کی باقی نہیں رہ جاتی الٰہی امتحان بھی اس سال ہو رہا ہے۔ ملی امتحان بھی اس سال ہو رہا ہے۔ ذاتی امتحان بھی اس سال ہو رہا ہے۔ اور خلیفہ کی طرف سے بھی امتحان اس سال ہو رہا ہے۔

پس جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ یہ

دو سال مالی لحاظ سے بہت سخت ہیں

اور آثار بتاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اور بھی زیادہ سخت کر دیا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے امتحان کی شمولیت بڑی برکتیں رکھتی ہے۔ دنیا میں بھی بعض لوگ جب کسی امتحان میں شامل ہو جائیں۔ تو بعد میں ان کی ترقی کے بڑے بڑے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور کئی خرابیاں برکتوں کا موجب بن جاتی ہیں۔ جب جنگ عظیم ہؤا ہے۔ اس وقت

انگریزوں اور فرانسیسیوں کی فتح کے آثار

جب جرمن حکومت نے دیکھے۔ تو انہوں نے بے تحاشا امریکن جہازوں پر حملے کر دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ آخر امریکہ بھی لڑائی میں کود پڑا۔ بعد میں لوگوں کو جرمن والوں کی اس چالاکی کا علم ہؤا۔ کہ انہوں نے کیوں

امریکن جہازوں پر حملے

کئے تھے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ جرمن والوں نے یہ سمجھا۔ کہ فرانسیسیوں اور انگریزوں سے ہمارے پشتینی جھگڑے چلے آتے ہیں۔ اور یہ بقول پنجابی زمینداروں کے ہمارے

"بنے" کے شریک

ہیں۔ اگر صرف یہی لڑائی میں شامل رہے۔ تو یہ صلح کے وقت اتنی کڑی شرطیں رکھیں گے۔ کہ ہمیں پیس ڈالیں گے۔ لیکن اگر اس جنگ میں امریکہ بھی شامل ہو گیا۔ تو امریکہ کو چونکہ ہم سے نہ کوئی شراکت ہے۔ اور نہ کوئی پرانی دشمنی۔ اس کے علاوہ ایک کروڑ کے قریب وہاں جرمن بھی رہتے ہیں۔ جن کا امریکہ والوں پر اثر ہے۔ اسلئے اگر وہ جنگ میں شامل ہو گیا۔ تو صلح میں بھی لازماً شامل ہوگا۔ اور جب وہ صلح میں شامل ہوگا۔ تو وہ صلح کے وقت اتنی کڑی شرائط نہیں رکھنے دیگا۔ اور وہ ضرور کچھ نہ کچھ نرمی کرے گا۔ چنانچہ واقعہ میں ایسا ہی ہؤا۔ اس جنگ میں

امریکہ کی شمولیت

کی وجہ سے صلح کے وقت بہت نرم شرطیں طے ہوئیں۔ ورنہ پہلے ان کے جو کچھ ارادے تھے۔ اس کا پتہ اس امر سے لگ سکتا ہے۔ کہ مسٹر لائڈ جارج نے ایک تقریر میں یہاں تک کہہ دیا تھا۔ کہ

ہم سیب کو اتنا نچوڑیں گے کہ اس کے بیج بھی چیخ اٹھیں گے

یعنی ہم جرمنی کو اتنا ذلیل کریں گے۔ اور اس سے اتنا روپیہ وصول کریں گے۔ کہ اسکی ہڈیاں کھوکھلی کر دیں گے۔ تو بندوں کے ابتلاؤں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے ابتلاء کا شامل ہو جانا

ایک بہت بڑی برکت کا پیش خیمہ

ہے۔ کیونکہ بندوں کو دوسرے بندوں پر رحم آئے یا نہ آئے۔ کیونکہ کسی انسان کو کیا پتہ کہ دوسرے کو کیا تکلیف ہے۔ اور اس نے کن مخالف حالات میں قربانی کی ہے۔ اللہ تعالےٰ کو ضرور رحم آجاتا ہے۔ کیونکہ وہ عالم الغیب ہے۔ اور وہ جب کوئی ابتلاء اپنے بندوں پر وارد کرتا ہے۔ تو ساتھ ساتھ عالم الغیب ہونے کی وجہ سے ان کے حالات بھی دیکھتا جاتا ہے۔ اور جب اسے رحم آتا ہے۔ تو وہ

اگلی پچھلی تمام کسریں نکال دیتا ہے

جیسے قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بادشاہ کو یہ خواب دکھایا گیا۔ کہ سات سال قحط پڑے گا۔ مگر جب سات سال گزر جائیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ کو رحم آئے گا۔ اور وہ پچھلے سارے نقصانات پورے کر دیگا۔ تو اگر صرف بندوں کے امتحان ہوتے۔ تو وہ تم کو بدلہ نہیں دے سکتے تھے۔ مثلاً جماعت چندوں کے مقابلہ میں تمہیں کیا دے سکتی ہے۔ یا میں

تحریک جدید کے بدلہ میں

تمہیں کیا دے سکتا ہوں۔ یا

خلافت جوبلی فنڈ

میں حصہ لینے کی وجہ سے وہ لوگ تمہیں کیا بدلہ دے سکتے ہیں۔ جنہوں نے یہ تحریک کی۔ انسانوں میں سے کوئی ان چیزوں کا بدلہ نہیں دے سکتا۔

پس جب کوئی انسان اس کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ تو اللہ تعالےٰ نے خود اپنا حصہ اس میں ڈال دیا اور خدا تعالےٰ جب لیا کرتا ہے۔ تو وہ دیا بھی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے کہا۔ جماعت پر اس وقت تین ابتلاء ہیں۔ آؤ میں بھی ان ابتلاؤں اپنی طرف سے

ایک اور ابتلاء کا اضافہ

کرکے شامل ہو جاؤں۔ تاکہ ان کی قربانیاں بے بدلہ کے نہ رہیں۔ اور میری طرف سے انہیں اتنا کثیر بدلہ مل جائے۔ جو باقی کی تین قربانیوں کے بدلہ پر بھی حاوی ہو جائیں۔ پس گو بظاہر قحط کے آثار نہایت خطرناک نظر آتے ہیں۔ مگر روحانی نقطۂ نگاہ سے اس میں بہت بڑی برکات پوشیدہ ہیں۔ اور اب جماعت کے ابتلاء ایسے نہیں رہے۔ جو بے بدلہ کے رہ جائیں۔ اب خدا خود اس امتحان میں شامل ہو گیا ہے۔ اور جب خدا کسی امتحان میں شامل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جائے۔ تو رحمتی وسعت کل شیءٍ کے مطابق

ابتلاؤں کا انجام رحمت

ہی ہوا کرتا ہے۔

چونکہ میرا گلا بیٹھتا چلا جا رہا ہے۔ اسلئے میں کوئی اور بات نہیں کر سکتا۔ ورنہ ایک دو باتیں اور بھی میں نے کہنی تھیں۔ اب میں اسی پر اپنے خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں کسی ایسے ابتلاء میں نہ ڈالے۔ جو ہماری تباہی کا موجب ہو۔ بلکہ ہمارے سارے ابتلاء خواہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوں۔ یا خلیفہ کی طرف سے۔ نظام کی طرف سے ہوں۔ یا افراد کی طرف سے۔ جماعت کی بہتری اور اسکی ترقی کا موجب ہوں۔ اور وہ نہ صرف ہمیں

روحانی اور ایمانی برکات

کا وارث بنانے والے ہوں۔ بلکہ مالی اور جسمانی طور پر بھی ہر قسم کے فوائد سے ہمیں متمتع کرنے والے ہوں۔ اور ہماری قربانیاں اس بیج کی طرح ہوں۔ جو بہتر سے بہتر ہوتا ہے۔ بہتر سے بہتر زمین میں ڈالا جاتا ہے۔ اور بہتر سے بہتر کوشش اور محنت کے بعد صحیح موسم میں اچھے سے اچھا پانی لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ان قربانیوں کے بدلہ میں اگر ہمیں انعامات عطا فرمائے۔ تو ہمیں توفیق بخشے۔ کہ ہم اس کے احسانات کی شکرگذاری کرتے ہوئے ان نعمتوں کو بھی اس کے راستہ میں قربان کر دیں۔ اور اپنے ایمان کا دنیا کو زیادہ سے زیادہ بہتر نمونہ دکھائیں۔ (الفضل)

غلام احمد صاحب مولوی فاضل بدوملہوی کے متعلق اعلان

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل کو جو "مجاہد" کے لقب سے مشہور ہیں۔ بعض اخلاقی اور مذہبی جرائم کی وجہ سے جو سزا دی تھی۔ اس کے متعلق مولوی صاحب کی طرف سے درخواست نظرثانی پیش ہوئی تھی۔ جس کی سماعت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا۔ کہ "چونکہ نظرثانی میں مولوی صاحب کے جرائم اور زیادہ سنگین ثابت ہوئے ہیں۔ اسلئے یہ اعلان شائع کر دیا جائے۔ اس بارے میں مفصل کوائف بعد میں شائع کئے جائیں گے اعلان یہ ہے۔ کہ "ان کا وقف توڑ دیا جائے اور اعلان کیا جائے۔ کہ آئندہ ان کو کوئی شخص "مجاہد" نہ

قیمتی ہدایات متعلقہ تبلیغ احمدیت

۱۔ تبلیغ احمدیت ایک مقدس فرض ہے۔ جس کی ادائیگی ہر سچے احمدی کے ذمہ ہے۔ سب سے پہلے ضروری ہے۔ کہ انسان اپنی نیت صاف کرے۔ اور سوائے خدا اور اس کے دین کی خدمت کے اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ رکھے۔

۲۔ محض انسانی کوشش سے تبلیغ جیسے کام میں کبھی حقیقی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ دعاؤں سے کام نہ لیا جائے۔

۳۔ تبلیغ کے لئے اپنا نمونہ اچھا ہو۔ اپنے اعمال اسلام اور احمدیت کے مطابق ہوں۔ جس قدر اعلیٰ نمونہ ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ اثر ہوگا۔ نماز کی پابندیٔ وقت اور جماعت کے ساتھ پڑھنا۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ سچ بولنا۔ اخلاق سے پیش آنا۔ وعدے کو پورا کرنا۔ لوگوں کی خدمت کرنا۔ سب کے ساتھ ہمدردی کرنا۔ ظاہری شکل و صورت مطابق شرع بنانا کھانے پینے میں سادگی اختیار کرنا۔ الغرض ایسا پکا مسلمان ہو۔ کہ دوسرے دیکھ کر حرص کریں۔ کہ ہم بھی ایسے ہی بن جاویں۔

۴۔ تبلیغ میں بڑے صبر و تحمل بردباری کی ضرورت ہے۔ خواہ کس قدر بھی سختی پیش آوے نرمی و محبت سے مقابلہ کرے۔ بغیر مصیبت اٹھائے اور تکالیف برداشت کئے ترقی نہیں ہوتی۔

۵۔ تبلیغ میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ حسب منشاء نتیجہ نہ نکلنے پر مایوس نہ ہو۔ صبر و استقلال سے اپنے کام میں لگے رہو۔ ضرور کامیاب ہو کر رہو گے۔ جس کو تم نے تبلیغ کی۔ اور وہ احمدی نہیں ہوا۔ تو سمجھو۔ تمہیں ثواب ضرور مل گیا۔

۶۔ تبلیغ میں بحث کا رنگ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اس میں ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ نرمی اور حکمت سے سمجھانا چاہیئے۔ اگر ضد پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ گفتگو بند کر دینی چاہیئے۔

۷۔ اگر کسی شخص کے سوال کا جواب بن نہ آئے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ استقلال و استقامت اور دعاؤں سے کام لے۔ اپنی طرف سے کوئی غلط جواب نہ دے۔ عقل و دماغ پر زور دے خدا تعالےٰ ایسے موقعہ پر خود جواب سکھا دیتا ہے۔ ورنہ صاف کہہ دینا چاہیئے۔ اس سوال کا جواب پھر سہی۔

۸۔ تبلیغ کے متعلق بعض کتب اپنے ساتھ رکھے جن کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ اور جس مجمع میں گفتگو ہو۔ خالف نہ ہو۔ بہت بلند آواز بھی نہ ہو۔ کہ دماغ پر اثر پڑے۔ گفتگو میں ثابت قدم اور مستحکم رہے۔

۹۔ ہمیشہ اپنے مدمقابل کے اصول پر گفتگو کرنی چاہیئے۔ ہر دعوے جو پیش کیا جائے اسکی دلیل پاس ہو۔ زبان سے شستہ الفاظ بیان کرے۔ تہذیب اور شائستگی سے گفتگو کی جاوے۔

۱۰۔ سامعین پر اپنا عقیدہ واضح اور مدلل بیان کیا جائے۔ کسی کی برائی کی جائے۔ تو صیغہ مع الغیر استعمال کرے۔

کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسلمانان کشمیر کے متعلق رفاہ عام کے جو کام جاری کر رکھے ہیں۔ انہیں اسوقت بند کر دینا گذشتہ کئے ہوئے کام کو ضائع کر دینے کے مترادف ہے۔ احباب کو یاد رہنا چاہیئے کہ یہ کام جاری ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ چونکہ ان ایام میں آمد بہت کم ہو رہی ہے۔ غالباً احمدی احباب نے سمجھ لیا ہے۔ کہ اب کشمیر کے لئے چندہ کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے۔ کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ اس وقت تک احباب کو ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ جب تک کام ختم نہ ہو۔ پس کشمیر کا کام ایسا نہیں۔ کہ اسکو چھوڑا جا سکے۔ اور ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی پر چندہ ادا کرنا کوئی زیادہ بوجھ نہیں۔

حضور فرماتے ہیں:۔ "کشمیر کے کام کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت کو غلطی لگی ہے کہ وہ ختم ہو گیا۔ حالانکہ وہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ جاری ہے۔ مسلمانان کشمیر کے متعلق رفاہ عام کے کام جاری ہیں۔ پھر کچھ تنظیم کا کام کرتے رہے ہیں۔ وہ بھی جاری ہیں۔ اور جاری رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر جاری نہ رہا۔ تو اس وقت تک جو کام ہم نے کیا ہے۔ وہ ادھورا رہ جائیگا لیکن یہ بات مومن کی شان کے شایاں نہیں۔ کہ جس کام کو وہ شروع کرے۔ اس کو ادھورا چھوڑ دے۔ پس وہ لوگ غلطی میں ہیں جو یہ کہتے ہیں۔ کہ کشمیر کے متعلق ہمارا کام ختم ہو گیا۔ کام اب بھی جاری ہے۔ پھر پچھلے قرضے ہیں۔ ان کا ادا کرنا ضروری ہے۔ پس کشمیر کے لئے چندہ جو نہایت قلیل ہے۔ یعنی ایک پائی فی روپیہ ماہوار وہ ضرور ادا کرنا چاہیئے۔" ان جماعتوں اور افراد کی خدمت میں جنہوں نے چندہ کشمیر ادا کرنا بند کر دیا ہے۔ التماس ہے کہ اپنا بقایا چندہ کشمیر تا جنوری ۳۹ء جلد تر ارسال کریں۔ اور ماہ حال سے مرکزی چندہ کے ہمراہ کشمیر فنڈ کا چندہ بھی ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی کے حساب سے ہر احمدی سے وصول کر کے ارسال کیا کریں۔

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

شمالی ہندوستان کا مشہور ہفتہ وار اخبار

"دور جدید" لاہور

جو گذشتہ دس سال سے نہایت پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے

اور اپنی ذمہ وارانہ روش پُرمتانت طرز تحریر اور بلندی اخلاق کے لئے ملک کے تعلیم یافتہ طبقے میں خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

معاصرین کرام کی آراء

لاہور کے ہفتہ وار اخباروں میں "دور جدید" ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ مجموعی حیثیت سے دلچسپ اور مفید ہے۔ (معارف)

اس میں ایک ہفتہ وار اخبار کی تمام خصوصیات موجود ہیں ایڈیٹر صاحب پرچے کو دلچسپ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جامعہ ترتیب شگفتہ۔ نوٹ پُرفکر پیرائے میں۔ صحت و دیانت مضامین عمدہ معلومات کا اچھا ذخیرہ ہوتے ہیں۔ (النجم)

اسکی خبروں کا انتخاب پنجاب کے ہفتہ وار اخباروں میں سب سے بہتر ہوتا ہے (ہمدرد)

نہایت قابلیت سے ایڈیٹ کیا جاتا ہے۔ پڑھنے والے کو مختلف اخباروں سے بے نیاز کرتا ہے (مصباح)

لاہور سے آج کل جس قدر اخبارات شائع ہوتے ہیں روزانہ چھوڑ کر ہفتہ وار اخباروں میں "دور جدید" خاص امتیازی شان رکھتا ہے۔ (ندیم)

"دور جدید" اردو کا بہترین اخبار ہے (دلچسپ)

نوٹوں میں معقولیت اور کسی پر اعتراض کرتے وقت نہایت شرافت کو مدنظر رکھتا ہے (پیغام صلح)

بڑی محنت اور کاوش سے ترتیب دیا جاتا ہے۔ عام مروجہ دلچسپیوں اور مفید معلومات سے اس کا کوئی نمبر خالی نہیں ہوتا۔ (شاہکار)

سالانہ قیمت چار روپے۔ فی پرچہ ایک آنہ

"دور جدید" اندرون شیرانوالا دروازہ لاہور

(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن!

قوم مسلم کی خستہ حالت

پیارو آنکھیں کھول کر دیکھو امام مہدئ زماں آچکا

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح ✻ نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں ✻ ایں دو شاہد از پے من نعرہ زن چوں بے قرار

مدت سے فرقہائے اسلامیہ ایک عظیم الشان مہدی کی انتظار کر رہے تھے۔ ایسا مہدی جس نے مسلمانوں کی ڈوبتی کشتی کو پار لگانا اور ان کی کھوئی ہوئی عزت کو واپس دلانا اور حبیب پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حقیقی غلام بنا کر مولیٰ کا یار بنانا تھا۔ لاکھوں اسی تمنا کو لے کر اس جہان سے چل بسے۔ کہ مہدئ زماں اب آیا۔ کہ آیا۔ پر افسوس۔ انہیں یہ مبارک زمانہ نصیب نہ ہوا۔

بالآخر چودھویں صدی آگئی۔ جس کے سر پر اس آسمانی مرد نے آنا تھا۔ چنانچہ وہ آیا۔ اور اس نے راستی کے طالبوں کو باواز بلند پکارا اور فرمایا۔ ؎

میں وہ پانی ہوں کہ اترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اس پر بہت سی سعید روحیں دوڑی دوڑی آئیں جنہوں نے اس مقدس آواز پر لبیک کہا۔ مگر حیف ہے مولوی کہلانے والوں پر کہ انہوں نے نہ صرف خود اس نعمت عظمےٰ کو ٹھکرا دیا۔ بلکہ اپنے معتقدوں کو بھی تلقین کی۔ کہ اس شخص کو نہ ماننا۔ کیونکہ یہ شخص نعوذ باللہ کذاب اور دجال ہے۔ اس پر خدا کے صادق امام نے قوم مسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے میری پیاری قوم! اس وقت کو غنیمت سمجھ۔ یہ تیرا گمان صحیح نہیں ہے۔ کہ اس صدی کے سر پر آسمان وزمین کے خدا نے کوئی مجدد اپنی طرف سے نہ بھیجا۔ بلکہ کافر اور دجال بھیجا۔ تا زمین میں فساد پھیلائے۔ اے قوم! نبی علیہ السلام کی پیشگوئی کا کچھ لحاظ کر اور خدا تعالےٰ سے ڈر۔ اور نعمت کو رد مت کر۔ ؎

غافل مشو گر عاقلی دریاب گر صاحب دلی
شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

(آسمانی فیصلہ صـ۲۶)

افسوس قوم مسلم میں سے بہتوں نے مندرجہ بالا الفاظ کو سنا۔ پھر بھی ٹس سے مس نہ ہوئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہ قوم دن بدن بجائے ترقی کے تنزل کی طرف گرتی گئی۔ اور آج اسکی خستہ حالت کا ذکر خود اس کے اپنے لیڈر بدیں الفاظ کر رہے ہیں۔ کہ

"مسلمانوں کی بدنصیبیاں بے شمار ہیں۔ لیکن اس سے بڑی بدنصیبی کوئی نہیں۔ کہ انہوں نے اپنے لئے کوئی نصب العین مقرر نہیں کیا۔ انہیں معلوم نہیں۔ کہ کدھر جا رہے ہیں۔ اور کیوں جا رہے ہیں۔ ان کی مثال بھیڑوں کے اس گلے کی ہے۔ جو گلہ بان کے بغیر ہی چل پڑا ہے۔ اور نہیں جانتا۔ کہ چراگاہ کی طرف جا رہا ہے یا غار ہلاکت کی طرف"

"اگر وہ اللہ کے ہوتے۔ تو کیا غیر اللہ کے آگے جھک سکتے تھے؟ کیا غیر اللہ سے ڈر سکتے تھے؟ کیا غیر اللہ کے غلام بن سکتے تھے؟ ظاہر ہے۔ کہ نہیں۔ کیونکہ اللہ والے اللہ کے سوا نہ کسی سے ڈرتے ہیں۔ اور نہ کسی کے آگے جھکتے ہیں۔ اور نہ کسی کے غلام بنتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ والوں کی صفتیں اور حالتیں پوری صفائی سے بیان کر دی گئی ہیں۔ مسلمان بتائیں۔ کہ ان میں اللہ والوں کی کونسی صفت موجود ہے؟"

"آج مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ سب کے سامنے ہے۔ یہ حالت اس درجہ ابتر اور پست ہے۔ کہ حساس و شریف آدمی کی شرم سے گردن جھک جاتی ہے۔ یہ حالت تو ویسی ہے۔ جس میں بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا۔ کہ اپنے آپ کو مار ڈالو۔ کہ موت تمہارے لئے زندگی سے بہتر ہے۔"

"ساری دنیا مسلمانوں کو دیکھ رہی ہے۔ اور جانتی ہے۔ کہ وہ اللہ کی مشیت کے خلاف چل رہے ہیں۔ اللہ کی مشیت کیا ہے؟ اللہ نے اپنی مشیت قرآن میں بیان کر دی ہے۔ اللہ کی مشیت یہی ہے۔ کہ کلمہ حق کو اونچا اور کلمۂ باطل کو نیچا کیا جائے"۔

(اہلحدیث ۱۰ فروری صـ۱۲ ۱۹۳۹ء)

اے خدا کی توحید کے علمبردار کہلانے والے اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والے مسلمانو۔ میں تم سے پوچھتا ہوں۔ خدارا سچ بتاؤ۔ کہ آج کیا وجہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے تمہاری عون و نصرت چھوڑ دی۔ اور تم دن بدن ذلت کے گڑھے میں گرتے جا رہے ہو۔ سوچو اور خوب سوچو! تمہارا دل تمہیں یہی جواب دے گا۔ کہ خدا کا مرسل اسکی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے مبعوث ہوا۔ مگر تم نے اسکو شناخت نہ کیا۔ جس کے بدلے خدا تمہیں ہر روز پستی کی طرف لئے جا رہا ہے۔

میرے پیارے بھائیو! اگر چاہتے ہو۔ کہ خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرے۔ جس طرح اس نے قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔ تو پیارو! آؤ مسیحِ زماں کا دامن پکڑ لو۔ جو اس زمانہ کے لئے مدارِ نجات ہے۔ یاد رکھو! بجز احمدیت میں داخل ہوئے "کلمۂ حق کو اونچا اور کلمۂ باطل کو نیچا" نہیں دکھایا جا سکتا۔ دوستو! یاد رکھو۔ اگر تم نے مسیح الزماں کا دامن نہ پکڑا۔ تو یقیناً تم

"قوم فروش لیڈروں کے چنگل میں پھنسے رہو گے۔ یہ لوگ وہ ہیں۔ جو تمہارے کاندھوں پر پاؤں رکھ کر حکومت کے ایوانوں میں پہنچتے اور عہدے اور خطاب حاصل کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا کام ہمیشہ یہی ہو سکتا ہے۔ کہ اپنی قوم کو اپنے وطن کو اپنے دین کو نقصان پہنچائیں۔ .... ایسی حالت میں ان لوگوں کی پیروی حد درجہ کی حماقت ہی نہیں۔ خودکشی ہے۔ آخر یہ دورِ غفلت وجمود کب تک باقی رہے گا۔ اسے بدلنا چاہیئے۔"

(اخبار مذکور صـ۱۳ کالم ۳)

اے کاش مسلمان کہلانے والے اب بھی سنبھلیں اور اس جماعت میں شامل ہو جائیں جس کی زندگی کا مقصد ہی ہر میدان میں "کلمۂ حق کو اونچا اور کلمۂ باطل کو نیچا" دکھانا ہے۔ جس کی خدمات کا اعتراف نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی ان الفاظ میں کر رہے ہیں۔ کہ

"احمدیہ جماعت میں ہزار عیب سہی۔ وہ مذہب کی رو سے سنگساری کے لائق سہی مسئلہ حیات مسیح اور بعض دیگر عقائد کے تسلیم کرنے کی وجہ سے مرتد اور کافر سہی۔ لیکن جو تڑپ اور اولوالعزمی اور مذہبی جوش اور سرگرمی ان کے اندر موجود ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی ہم تکفیر بازوں میں نہیں۔ امریکہ۔ افریقہ۔ یورپ کے ممالک میں اگر کوئی مسلمان تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ تو یہی احمدی اگر جرمنی یا لنڈن میں کوئی مسجد تعمیر کرتا ہے۔ تو یہی مرتد لوگ۔ اگر فتنۂ ارتداد کے لئے مبلغوں کے باقاعدہ بھیجے کا انتظام سب سے پہلے کوئی کرتا ہے۔ تو یہی جماعت۔ اگر لنڈن کی کانفرنس مذاہب میں اسلام پر کوئی لیکچر دیتا ہے۔ تو یہی لوگ"۔

(اخبار کشمیری ۲۸ نومبر ۱۹۲۴ء)

اور جس کے متعلق ڈاکٹر اقبال مرحوم جیسا انسان بھی کہتا ہے۔

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جسے فرقۂ قادیانی کہتے ہیں"۔

(۱۹۱۱ء لیکچر علیگڑھ)

پیارے بھائیو! یہ نمایاں تغیر کیسے ہوا۔ صرف اور صرف امام الزماں پر ایمان لانے سے۔ پس مثل ان بھیڑوں کے نہ بنو۔ جس کا ذکر "اہلحدیث" کے مضمون نگار نے کیا ہے۔ آؤ امام الزماں کا جانشین۔ اس کا لختِ جگر حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ اس وقت تختِ خلافت پر جاگزیں ہے۔ جس کے پاس صدقِ دل سے آجاؤ۔ اور

"تم سے (احمدیوں سے) اگر کوئی پوچھے کہ اسلام کی زندگی کی کیا صورت ہے۔ تو تمہاری طرف سے اس کا ایک ہی جواب ہونا چاہیئے۔ کہ ہماری موت! موت!! موت!!! پس تم اس کے لئے تیار ہو جاؤ"۔

(حضرت سیدنا محمود کی تقریر کا ایک جملہ "الفضل" ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشت وخار
اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم احمدیت۔ خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی لحال قادیان

میرے مکرم دوست

آپ کا قومی فرض ہے۔ کہ آپ فاروق کے لئے ایک دو خریدار عطا کریں۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں اندھے پن کی روک تھام کا ہفتہ

حکومت پنجاب کا فیصلہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

آنکھوں کی بیماریاں اور اندھا پن ملک میں عام ہیں۔ خصوصاً بچوں میں تو یہ امراض بہت زیادہ ہیں۔ باوجودیکہ آنکھیں خدا تعالےٰ کی سب سے بڑی اور قیمتی نعمت ہیں۔ پھر بھی ان کو صاف اور مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مناسب احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا۔ اندھے پن کے خلاف منظم مہم کے طور پر حکومت پنجاب کی طرف سے تمام صوبہ میں ۱۵ ر فروری سے ۲۱ ر فروری تک "اندھے پن کی روک تھام کا ہفتہ" منانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس ہفتہ کو منانے کا مقصد یہ ہے۔ کہ تمام ایسے ذرائع اور طریقے وسیع حلقہ میں نشر کئے جائیں۔ جن پر عمل کرنے سے "اندھے پن کی روک تھام" ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں لوگوں کو یہ بتانا بھی مقصود ہے۔ کہ آنکھیں (خصوصاً بچوں کی) کس طرح صاف اور تندرست رہ سکتی ہیں۔

اس "ہفتہ" کے دوران میں ڈاکٹر صاحبان آنکھوں کا معائنہ اور علاج کرنے کے علاوہ لیکچر دینے اور لوگوں کو مفید باتیں سکھانے کی طرف خاص طور پر توجہ دیں گے۔ لاہور ریڈیو سٹیشن سے ماہرین امراض چشم کی چند تقریریں اور ڈرامہ بھی نشر کرنے کا انتظام ہو چکا ہے۔ اس "ہفتہ" کے دوران میں اساتذہ اپنے سکول کے طلبا ر کی آنکھوں کا امتحان کریں گے۔ اس کے لئے ایک آسان طریقہ امتحان تجویز کر لیا گیا ہے۔ اور تمام ایسے طلبا ر کی ایک فہرست تیار کریں گے۔ جن کی آنکھوں میں کوئی نقص ہو۔ تاکہ ان کا باقاعدہ علاج کیا جائے۔ غرض سرکاری اور غیر سرکاری حضرات کی طرف سے ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ کہ والدین کی توجہ اپنی اور اپنے بچوں کی آنکھوں کی حفاظت کرنے ایسے اہم کام کی طرف مبذول کرائی جائے۔

اس "ہفتہ" کے دوران میں اگر آنکھوں کی حفاظت کے متعلق معلومات نشر کی جائیں۔ آنکھوں کا امتحان کیا جائے۔ اور خراب آنکھوں کا علاج کیا جائے۔ تو امید ہے کہ اس اہم مسئلہ کے متعلق عوام الناس کے دلوں میں زیادہ دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ یہ کام قومی فلاح وبہبودی سے متعلق ہے۔ اس لئے ہر شخص سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس موقعہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

قادیان میں اندھے پن کی روک تھام کا ہفتہ

چنانچہ اس تحریک کے ماتحت مکرمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال قادیان اعلان کرتے ہیں۔ کہ میں نے بحیثیت انچارج نور ہسپتال قادیان اس بات کا انتظام کیا ہے۔ کہ اس ہفتہ میں ہسپتال کو معمول وقت سے زیادہ دیر تک کھلا رکھا جائے۔ معمولی سٹاف کے علاوہ دو مزید ڈاکٹر صاحبان کی خدمات حاصل کی ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنکھوں کے مریضوں کا علاج کیا جائے۔ اور آنکھوں کے امراض سے بچنے کے لئے ہدایات دی جائیں۔ علاوہ ازیں دو پبلک لیکچروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایک لیکچر مردوں میں ہوگا۔ اور دوسرا مستورات میں۔ ان لیکچروں کی تاریخ اور وقت کی اطلاع بذریعہ اعلان دی جائے گی۔

قادیان کے جملہ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس ہفتہ کو عمدہ طور پر منانے کی کوشش کریں۔ یعنی وقت نکال کر آنکھوں کے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہسپتال میں لانے کی کوشش کریں۔ اور لیکچر میں پبلک کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع کیا جائے۔ یہ اجتماع عام ہوں گے۔ یعنی ہر قوم اور ملت کے لوگ ان میں شامل ہوں گے۔

خاکسار حشمت اللہ انچارج نور ہسپتال قادیان

برطانیہ میں آنیوالے جنگ کی تیاریاں

وزیر اعظم انگلستان نے نیشنل سروس گائیڈ یعنی وطنی خدمتگاروں کے لئے ایک رہنما کتاب طبع کی ہے۔ جس کی تقریباً دو کروڑ کاپیاں ملک میں تقسیم کی گئی ہیں۔ اس رسالہ میں وزیر اعظم نے بیان کیا ہے۔ کہ ملک کے ہر حصہ سے لوگوں نے رضاکارانہ خدمات کے لئے جس جوش کا اظہار کیا ہے۔ وہ قابل قدر ہے۔ ہمیں سب سے اول ان مقامات کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ جو جنگ کے زمانہ میں دشمن کے سامنے کھلے پڑے ہیں۔ لازمی صنعتوں اور محکموں کو محفوظ رکھنا قوم کا اولین فرض ہوگا۔ اس لئے ان لوگوں کو فوج میں بھرتی نہیں کرنا چاہیئے۔ جو ان میں مشغول ہیں۔ اس رسالہ کی سب سے بڑی تحریک یہ ہے۔ کہ تمام قوم ملک کی خدمت کے لئے تیار رہے۔ ملک کو ہر فرد قوم کی خدمات کی بڑی ضرورت ہے۔ جنگ ہوگی۔ تو سب سے اول ہمیں اپنے بچوں کو کسی محفوظ علاقہ میں بھیج دینا ہوگا۔ جہاں عورتوں کی ایک فوج ان کی خدمت کرے گی۔

کھیتوں پر کام کرنے کے لئے بھی ہمیں اپنی عورتوں سے مدد لینی ہوگی۔ قریباً ۲۰ ہزار عورتیں بحری محکموں میں سکرٹریوں اور کلرکوں کے کام کے لئے درکار ہوں گی۔

پیشہ ورانہ سائنس جاننے والوں کی فہرستیں مرتب ہو چکی ہیں۔ ملک کو ایسے ۲۰ لاکھ مردوں اور عورتوں کی ضرورت ہوگی۔ جو پیشہ ورانہ سائنس جانتے ہوں۔ فسٹ ایڈ جاننے والی ۱۲ لاکھ عورتوں کی ضرورت ہے۔ اسلئے تمام زنانہ سکولوں اور کالجوں میں فسٹ ایڈ کا کورس لازمی کر دیا جائے۔ اس عرصہ میں ملک کا ہر بچہ بچہ فسٹ ایڈ سے واقف کر دیا جائے گا۔ ہوائی پرواز کے محکمہ میں بھی عورتوں کی مدد لازمی ہے۔ جو عورتیں پرواز جانتی ہیں۔ ان کو اپنا نام جلد از جلد رجسٹر کرا دینا چاہیئے۔ ملک کو ان کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

جنگ کے بادل

آج دنیا میں چاروں طرف جنگ کی آگ شعلہ زن ہے۔ کوئی ملک اس سے بچتا دکھائی نہیں دیتا۔ جن ملکوں نے عملی طور پر کھلم کھلا ابھی جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ وہ نہایت ہوشیاری سے وقت گزار رہے ہیں۔ سپین کی خانہ جنگی یورپ کے امن کے لئے ایک لگاتار خطرہ ہے۔ قوم پرست دن بدن فتحیاب ہو رہے ہیں۔ بارسلونا فتح ہو گیا ہے۔ اٹلی کی فوجوں نے تازہ حملوں میں کھلم کھلا حصہ لیا ہے

جرمن اور اطالوی ساخت کے ہوائی جہازوں نے سپین کی بدقسمت سول آبادی پر جو سخت گولہ باری کی ہے۔ اس نے اس علاقہ کے مرد عورتوں اور بچوں کا صفایا کر دیا ہے۔ برطانیہ نے باوجود ان باتوں کے ابھی جنگ مذکور میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اگر برطانیہ بھی کھلے بندوں میدان میں نکل آیا۔ تو یورپ میں آگ کے شعلے بلند ہو جائیں گے۔ چین اور جاپان کا جنگ بھی بڑی خوفناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ لاکھوں انسان ہر روز موت کے گھاٹ پانی پی رہے ہیں۔ فلسطین میں بھی جنگ کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ غریب نہتے عرب مارے جا رہے ہیں۔

امریکہ میں جنگی تیاریاں

امریکہ چاہتا ہے۔ کہ وہ تن تنہا تمام دنیا کا مقابلہ کر سکے۔ چنانچہ امسال امریکہ نے ملک کی حفاظت کے لئے جنگی اغراض پر ساڑھے باون کروڑ ڈالر یعنی ایک ارب اور تین کروڑ روپیہ سامان کی تیاری پر خرچ کرنے کو دیا ہے۔

اس میں ۹۰ کروڑ روپیہ فوجی سامان گولہ بارود اور توپوں کی ساخت پر صرف ہوگا۔ ۱۵ کروڑ روپیہ بحری فوج اور جہازوں کی تعمیر پر اور تین کروڑ روپیہ ہوا بازوں کی ٹریننگ پر خرچ ہوگا۔

اس کے علاوہ امریکہ نے دس ہزار جدید ہوائی جہاز تیار کرنے کا مختلف کارخانوں کو آرڈر دے دیا ہے۔ اگر امریکہ اسی رفتار سے سامان جنگ بنواتا رہا۔ تو باقی ملکوں کے لئے بڑی مشکل کا سامنا ہوگا۔

چین پر جاپانی قبضہ

جاپانی فوجوں کی رہائش کے لئے اب جاپانیوں نے چین کے مختلف حصوں میں بارکیں وغیرہ بنانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ جاپانی فوجوں کی رہائش خوراک لباس وغیرہ کے لئے جاپانی افسر انتظام کر رہے ہیں۔ چین کے سمندروں میں جاپانی بیڑہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ کر دیا گیا ہے۔

جاپانیوں نے وسطی علاقہ سے اپنی فوجیں خود بخود ہٹا لی ہیں۔ ان سب خبروں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جس طرح حبشہ پر اطالوی قبضہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح جاپانیوں کے قبضہ کو چین میں تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کوئی طاقت چون وچرا نہیں کرتی۔ جس کی لاٹھی اسی کی بھینس ہو رہی ہے۔ یہ خاموشی ایک دن ضرور رنگ لائے گی۔ چین کے بعد جاپانیوں کا دوسرا قدم یقیناً ہندوستان کی طرف ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی اقتصادی حالت

ہندوستان کے بہت تھوڑے لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ جرمنی کی اقتصادی حالت کیا ہے۔ چنانچہ آج ہم ہر ہٹلر کا بیان ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی کو زندہ رہنے کے لئے اپنے تمام مقبوضات کی بڑی سخت ضرورت ہے۔ اور اپنی تجارت کو زندہ رکھنے کے لئے اور اپنے ملک کے لوگوں کی خوشحالی کے لئے، فری ٹریڈ کی بڑی ضرورت ہے۔

چنانچہ گذشتہ ہفتے ہر ہٹلر نے جرمنی کی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جرمنی کی اقتصادی حالت واقعی ہمیشہ خاص طور پر مشکل رہی ہے۔ اس نے یہ تسلیم کیا۔ کہ یہ بات سچ ہے۔ کہ ہمیں ہاتھ پاؤں مارنے پڑتے ہیں۔ لیکن ہم اس کھینچا تانی پر غالب آجائیں گے۔ اس نے جرمنی اور دوسرے ملکوں کے درمیان موجودہ تجارتی انتظامات کے حق میں کہا۔ کہ جرمنوں کے لئے اپنے کھانے پینے کا سامان خریدنے کے واسطے مال دوسرے ملکوں کو بھیجنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ مر جائیں گے۔ اس نے جرمنی کی اقتصادی حالت کو سدھارنے کے لئے سابق جرمن نوآبادیات کی واپسی کا مطالبہ کیا۔

اس نے کہا۔ کہ جرمنی کو فرانس یا برطانیہ کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو ان کے ساتھ امن و امان سے رہنا چاہتا ہے۔ اس نے صاف صاف کہہ دیا۔ کہ اگر اٹلی کو جنگ میں الجھنا پڑا۔ تو یہ بات بالکل یقینی ہے۔ کہ جرمنی اٹلی کی طرف ہوگا۔

ایران کی ترقیات

اعلےٰ حضرت رضا شاہ پہلوی جلد اللہ ملکہ، نے نسبتاً ایک قلیل عرصہ کے دوران میں ایران کو انتہائی پست حالت سے نکال کر اوج و سرفرازی کی جس بلندی پر قائم کیا ہے۔ اس کے دلخوش کن نظائر ان بیانات کی روشنی میں وقتاً فوقتاً دیکھے جاتے ہیں۔ جو ایران کے غیر ملکی سیاحوں کی طرف سے چشم دید حالات کی بناء پر شائع ہوتے رہتے ہیں حال ہی میں ایک امریکن مسٹر گرے نے جو امریکن سفارت خانہ مقیم طہران میں بطور اٹاچی مقرر تھے۔ امریکہ کے اخبار ”شکاگو ٹریبیون“ میں اپنے ان تاثرات کو شائع کیا ہے۔ جو قیام ایران کے دوران میں انہوں نے قبول کئے۔ مسٹر گرے فرماتے ہیں۔ کہ میں سترہ برس کے بعد دوبارہ ایران گیا۔ مگر جو ایران میں نے دیکھا۔ وہ پہلے کا ایران نہ تھا۔ ایران جدید مشرقی و مغربی معاشرتوں کے خلط ملط سے بنا ہے۔ جس میں ترقی اور پیشقدمی کی ایک نئی روح دوڑ گئی ہے۔

حیرت انگیز تبدیلیاں

خود دارالسلطنت اس طرح بدل گیا۔ کہ اس کو پہچاننا دشوار ہے۔ تنگ و تاریک مسقف کوچوں کے بجائے اب کشادہ صاف ستھری سڑکیں ہیں۔ بدنما بے ڈھنگے مکانوں کے بجائے سربفلک عمارتیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ اور حسن و عشق کی کرشمہ سازیوں کے بجائے فوجی سرگرمی یا صنعتی بے قراری ہر شخص پر نمودار ہے۔ اور امریکہ یا یورپ کی طرح ہر شخص کاروباری عجلت میں گرفتار ہے۔ میں اپنے مہمانخانہ سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک ایرانی سے میری ٹکر ہو گئی۔ اس نے گھونسہ تان کر کہا۔ ”بچۂ سگ کو راستی“ اللہ اللہ یہ وہی قوم ہے۔ جو فرنگی کو دیکھ کر ہاتھ جوڑتی تھی۔ مگر اسکی بے باقی ہرگز تعجب خیز نہیں۔ اسکی پشت و پناہ دو لاکھ آراستہ پیراستہ فوج ہے۔ جو جنگی طیاروں۔ مشین گنوں۔ اور ٹینکوں سے مسلح ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی۔ کہ وہ ایران جہاں ریشم سازی ۴۴

۴۴ یا قالین بافی کے سوائے اور کوئی صنعت نہ تھی۔ اب اس میں فوجی کارخانے قائم ہیں۔ ایرانی اب خود نہیں روتے۔ وہ دوسروں کو رولانے کی تیاریوں میں مشغول ہیں۔ وہ امام حسین رضی کی یاد میں مجلسیں منعقد کرنے نذریں دینے اور کربلا کی نقل اتارنے کے بجائے فوجی پریڈ جماتے ہیں۔ اور آزادئ وطن کا جشن مناتے ہیں۔ غرضیکہ ایران میں آجکل ہر طرح ترقی کا دَور دورہ ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ اگر مشیت ایزدی نے اعلیٰ حضرت رضا شاہ کو کام کرنے کا موقعہ دیا۔ تو وہ اپنے ہاتھوں ایران کو اوج اور ترقی کی اس منزل پر پہنچا دیں گے۔ جس سے ایران دنیا کی اول درجہ کی طاقتوں

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بینظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

قیمت فی تولہ دو روپیہ — قیمت چھ ماشہ ایک روپیہ

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض کا نسخہ اور حضور ہی کے مبارک اور بابرکت نام سے وابستہ اطبّا، ڈاکٹر، رؤساء، اُمراء۔ عوام الناس اور قادیان کی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسّم اشتہار بنا رہا ہے۔

ضعفِ بصر، کگرے، دُھند، غبار، جالا، پھولا، پڑبال اندھیرا آنا، ناخنہ، خارش، پانی بہنا، سُرخی وغیرہ اور جملہ امراض چشم میں تاثیر اور فوائد کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ نظر کو بڑھاپے تک قایم رکھنے میں بینظیر ثابت ہو چکا ہے۔

موتی منجن — پائیوریا اور گوشت خورہ کیلئے تریاق ہے منہ خوشبودار، دانتوں کو مضبوط چمکدار، کیڑوں کا قاتل۔ غرض کل امراض دندان کا حکمی بینظیر علاج ہے۔ قیمت شیشی اونس چھ آنے

اکسیر طحال — تلی کا درد، سوزش، ورم، چہرہ وجسم کی زردی، قبض، بھوک کی کمی، بخار کے لئے نہایت مفید ثابت ہو چکی ہے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

جوارش عنبری — قیمتی و ہر دلعزیز کا بینظیر مرکب۔ خون بڑھانیوالا، حافظہ و اعضاء رئیسہ کو درست، دماغی محنت، جسمانی تکان، بے حسی اور غشی میں اسکی ایک ہی خوراک چست و توانا بنا دیتی ہے۔ ہر موسم ہر مزاج میں عورتوں مردوں سب کے لئے یکساں مفید ہے قیمت فی شیشی پانچ تولہ چار روپے

سیلان الرحم — مستورات کی سفید رطوبت کے اخراج اور اس سے پیدا شدہ نقص اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں شرطیہ اکسیر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

اکسیر النساء — ماہواری ایام کا کم یا زیادہ آنا ٹھیک وقت پر نہ آنا، درد یا تکلیف سے آنا قبض۔ اختناق الرحم، اپھارہ وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایکروپیہ۔

کشتہ فولاد — مہینوں کی محنت طبی اصول کے مطابق کیمیاوی طریق سے تیار کیا جاتا ہے کمی خون، اعضاء رئیسہ کی ہر قسم کی کمزوری کیلئے شرطیہ بیحد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ عورتوں، مردوں سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ پانچروپیہ فی ماشہ آٹھ آنہ

افروز — مغلاٹی۔ کانٹوں والا پھوڑا شرطیہ بغیر اپریشن نابود۔ داد۔ چنبل خارش اور ہر قسم کے زخموں کا تریاق ہے۔ قیمت شیشی ایک اونس بارہ آنہ نصف اونس سات آنے

ست سلاجیت — تمام حکماء کا متفقہ قول ہے۔ کہ سلاجیت، رُوح، دل، دماغ گردہ، غرض اعضاء رئیسہ و کمزور اور شکستہ ہڈیوں کے لئے یقیناً مفید ہے۔ قیمت اصلی ست سلاجیت فی تولہ آٹھ آنہ۔ فی چھٹانک دو روپیہ

اکسیر گردہ — متواتر استعمال سے بفضلِ خدا درد گردہ کو ہمیشہ کیلئے آرام آجاتا ہے۔ پتھری و ریگ مثانہ کیلئے بھی مفید ہے۔ قیمت فی شیشی نو آنے۔

قبض کشاء — بلا تکلیف و بدمزگی قبض رفع ہو کر دائمی قبض بھی نہیں رہتی۔ قیمت پچاس گولی آٹھ آنہ

بچوں کا شربت — بدہضمی۔ پیچش۔ قبض سوکھا دانت نکلنے کی تکلیف۔ بچوں کو خوبصورت بنا کر وزن بھی بڑھاتا ہے۔ قیمت فی شیشی چار اونس بارہ آنہ دو اونس سات آنہ

نوٹ: منی آرڈر یا ٹکٹ بھیجکر آرڈر دینے والوں کو محصول ڈاک کی بچت ہوگی۔

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان (پنجاب)

خلافت جوبلی کب اور کس طرح منائی جائے؟

احباب کے مشورہ کی ضرورت

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب خلافت جوبلی کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ اور طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس جوبلی کو کب اور کس رنگ میں منایا جائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت پر پچیس سال کی میعاد ۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو پوری ہوگی۔ مگر یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ جس دن کوئی میعاد پوری ہو۔ اسی دن جوبلی منائی جائے۔ بلکہ میعاد کے پورا ہونے کے بعد کوئی مناسب وقت مقرر کیا جا سکتا ہے۔

اس بارے میں ایک تجویز یہ ہے کہ ۱۹۳۹ء کے جلسۂ سالانہ کو ہی جوبلی کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ گویا یہ جلسہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہو۔ اس تجویز میں ایک خوبی یہ ہے۔ کہ سال میں دو اجتماعوں کی بجائے ایک ہی اجتماع دونوں غرضوں کے لئے کافی ہو جائے گا۔ اور چونکہ جلسہ کے لئے پہلے سے اجتماع ہوتا ہے اسلئے اسے مزید وسعت دینے سے دوسری غرض آسانی کے ساتھ پوری ہو جائے گی۔ اور جماعت دو سفروں کی تکلیف اور دوہرے اخراجات کے بوجھ سے بچ جائیگی۔ دوسرے چونکہ دسمبر کے آخر میں زیادہ چھٹیاں ہوتی ہیں اور ان ایام میں زمیندار احباب بھی زیادہ فارغ ہوتے ہیں۔ اس لئے زمیندار پیشہ اور ملازمت پیشہ ہر دو طبقوں کو سہولت رہے گی۔ علاوہ ازیں چونکہ جلسہ میں ابھی کافی وقت ہے۔ اس لئے جوبلی کے پروگرام کی تیاری میں بھی آسانی ہوگی۔ اور ہر انتظام سہولت اور خوبی کے ساتھ تکمیل کو پہنچ سکے گا۔ ایک اور فائدہ اس میں یہ ہوگا۔ کہ جو دوست اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے مارچ ۱۹۳۹ء تک جوبلی کا چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ اور اس وجہ سے وہ اس تحریک میں چندہ کا وعدہ لکھانے سے رکے ہوئے ہیں۔ انہیں بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کا موقعہ مل جائے گا۔

پس احباب اس معاملہ میں اپنے مشورہ سے مرکز کو مطلع فرمادیں۔ اور ایسی اطلاع ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے نام آنی چاہیئے۔ کیونکہ وہی اس کام کے نگران اور منتظم اعلیٰ ہیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک اس بارے میں کسی فیصلہ کا اعلان نہ ہو۔ دوستوں کو اپنی جدوجہد اسی اندازہ کے مطابق جاری رکھنی چاہیئے۔ کہ گویا مارچ یا اپریل میں ہی جوبلی ہوگی۔ اور اپنی کوششوں کو سست نہیں ہونے دینا چاہیئے۔

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ خلافت جوبلی کو منایا کس طرح جائے۔ منانے کا لفظ میں نے عرف عام کے خیال سے لکھا ہے۔ ورنہ مذہبی تقریبوں کے لئے یہ لفظ زیادہ موزوں نہیں۔ بہرحال سوال یہ ہے۔ کہ اس تقریب کی یادگار کو ظاہری شکل وصورت کیا دی جائے۔ سو اصولی لحاظ سے تو یہ ایک فیصلہ شدہ بات ہے۔ کہ ہمارا اس جوبلی کو منانا اس رنگ میں نہیں ہوگا۔ جس طرح کہ دنیاداروں کی جوبلیاں منائی جاتی ہیں۔ بلکہ ہمارا اس تقریب کو منانا بھی ایک خالص مذہبی رنگ میں ہوگا۔ جس میں سلسلۂ حقہ کی تبلیغ واشاعت اور اس کا استحکام اور خدا کے فضلوں پر شکرگزاری اصل مقصود ہوں گے۔

جہاں تک سرسری طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ یہ تقریب مندرجہ ذیل صورتوں میں منائی جاسکتی ہے:۔

۱۔ قادیان میں ایک پبلک جلسہ نہایت وسیع پیمانہ پر منعقد کیا جائے۔ اس کے لئے سلسلۂ حقہ اور خلافت ثانیہ کے متعلق خاص تقاریر کا پروگرام ہو۔ اور اس کی شرکت کے لئے ہندوستان کے مختلف حصوں سے بلکہ ممکن ہو۔ تو بیرونی ممالک سے بھی کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو قادیان آنے کی دعوت دی جائے۔ اور یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ احمدی احباب بھی اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ اس جلسہ کو حسب دستور زنانہ اور مردانہ ہر دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔

۲۔ اس تقریب پر سلسلہ کی طرف سے ایک مختصر رسالہ تصنیف کرا کے شائع کیا جائے۔ جس میں سلسلہ کی مختصر تاریخ۔ اس کے مخصوص مذہبی عقائد۔ اس کی غرض وغایت اور اس کے نظام وغیرہ کے متعلق مؤثر اور دلکش پیرایہ میں حالات درج ہوں۔ یہ کتاب نہایت خوبصورت شکل میں طبع کرائی جائے۔ اور جوبلی کے موقعہ پر جو غیر احمدی اور غیر مسلم مہمان قادیان آئیں۔ انہیں جماعت کی طرف سے ہدیۃً دی جائے۔ لیکن احمدیوں میں قیمتاً فروخت ہو۔ تاکہ اس کا خرچ نکل آئے۔

۳۔ اس تقریب پر "الفضل" کا ایک خاص جوبلی نمبر بھی نکالا جائے۔ جس میں خلافت سے تعلق رکھنے والے مسائل پر بحث ہو۔ اور خلافت ثانیہ کی برکات پر بھی مناسب مضامین ہوں۔ اور کچھ حصہ سلسلہ کے متعلق عام تبلیغی اور علمی مضامین کا بھی ہو۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو اس جوبلی نمبر میں مناسب تصاویر بھی درج کی جائیں۔ اور یہ اخبار کم ازکم دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو۔ تاکہ ایک رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ منشاء مبارک بھی پورا ہو جائے۔ جو حضور علیہ السلام نے سلسلہ کے ایک رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ظاہر فرمایا تھا۔ کہ وہ دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو۔

۴۔ اس موقع پر یادگار کی غرض سے صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فوٹو بھی لیا جائے۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ رونق افروز ہوں۔ اسی طرح اس فوٹو میں وہ اصحاب بھی شریک ہوں۔ جنہوں نے خلافت جوبلی فنڈ میں اپنی ماہوار آمد سے کم ازکم ڈیڑھ گنا چندہ دیا ہو۔ اگر ایک فوٹو کے لئے یہ تعداد زیادہ سمجھی جائے تو صحابہ اور چندہ دہندگان کا الگ الگ فوٹو لیا جائے۔ اور ہر دو میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے شرکت کی درخواست کی جائے۔

۵۔ اس تقریب پر جلسے کی درمیانی شب کو قادیان کی تمام مساجد۔ منارۃ المسیح۔ مقبرہ بہشتی دفتر حضرت امیر المومنین اور سلسلہ کی دیگر پبلک عمارات پر چراغاں کیا جائے۔ جیساکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بعض خوشی کے موقعوں پر ہوا ہے۔ یہ چراغاں خوشی کے طبعی اظہار کے علاوہ تصویری زبان میں اس بات کی بھی علامت ہوگا۔ کہ جماعت کی یہ دلی خواہش اور کوشش ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سلسلہ کے نور کو بہتر سے بہتر صورت میں اور جلد سے جلد دنیا کے سارے کناروں تک پہنچائے۔

۶۔ اس تقریب پر جماعت کے نادار یتامےٰ اور بیوگان اور مساکین کی بھی کسی مناسب رنگ میں امداد کی جائے۔ یا کھانا کھلایا جائے۔ جس کی تفصیل بعد میں سوچی جاسکتی ہے۔

۷۔ اس تقریب پر نیشنل لیگ کور اور خدام الاحمدیہ کا بھی قادیان میں ایک شاندار اجتماع کیا جائے۔ اور مناسب صورت میں ان ہر دو کے مفید کاموں کی نمائش ہو۔

۸۔ اگر ممکن ہو۔ تو اس موقعہ پر قادیان میں ایک عظیم الشان جلوس بھی نکالا جائے۔ جس میں ہر جماعت کا علیحدہ علیحدہ دستہ ہو۔ اور ہر دستہ کا علیحدہ علیحدہ جھنڈا ہو۔ جس پر مناسب عبارت لکھی ہو۔ اور اس جلوس میں حمد اور مدح کے گیت گائے جائیں۔ اور مناسب موقعوں پر مختصر تقریریں بھی ہوں۔ اسکی تفاصیل بعد میں سوچی جاسکتی ہیں

۹۔ اس تقریب پر قادیان میں ایک پاکیزہ مشاعرہ بھی منعقد کیا جائے۔ جس میں سلسلہ کے چیدہ شعراء سلسلہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت کی برکات کے متعلق اپنے اپنے اشعار پڑھ کر سنائیں۔ اور پھر ان میں سے خاص خاص نظموں کا مجموعہ طبع کر کے شائع کر دیا جائے یا پہلے سے ہی انتخاب کرا کے طبع کرا لیا جائے۔ اور مشاعرہ کے موقعہ پر اسے شائع کر دیا جائے۔

۱۰۔ اگر ممکن ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اس تقریب پر یہ بھی انتظام کیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصنیفات میں سے جو تصنیفات اس وقت نایاب ہوں۔ انہیں دوبارہ طبع کرا کے شائع کیا جائے۔ تاکہ اس قیمتی خزانہ میں سے کوئی حصہ نایاب نہ رہے۔ اور سلسلہ کی تبلیغ میں ایک نئی جان پیدا ہو جائے۔

۱۱۔ اس تقریب پر جماعت کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا جائے۔ جس میں اخلاص و عقیدت کے اظہار کے ساتھ خلافت جوبلی فنڈ کے جمع شدہ روپیہ کا چیک پیش کیا جائے۔ کہ حضور اس روپیہ کو جس مصرف میں، اور جس رنگ میں پسند فرمائیں۔ خرچ فرمائیں۔

۱۲۔ اگر یہ فیصلہ ہو۔ کہ جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کو ہی جوبلی کا جلسہ قرار دیا جائے۔ تو اس جلسہ کا پروگرام تین دن کی بجائے چار یا پانچ دن کا رکھا جائے۔ تاکہ سارا پروگرام آسانی کے ساتھ پورا ہو سکے۔

اسی طرح کے بعض اور کام بھی سوچے جا سکتے ہیں۔ پس اس بارہ میں بھی احباب کے مشورہ کی ضرورت ہے۔ جو ناظر صاحب اعلےٰ قادیان کے نام آنا چاہیئے۔ میرے نام پر جواب آنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میرا اس کام کے ساتھ محکمانہ تعلق نہیں ہے محکمانہ تعلق ناظر صاحب اعلےٰ کا ہے۔ پس انہیں کے نام پر مشورہ آنا چاہیئے۔ تاکہ وہ صدر انجمن میں معاملہ پیش کر کے فیصلہ کر سکیں۔ اور ان کے پاس ریکارڈ بھی محفوظ رہے گا۔

لفظ ام المؤمنین پر اعتراض کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین کے اس اعتراض کے جواب میں کہ مرزا صاحب کی بیوی کو احمدی ام المؤمنین کیوں کہتے ہیں۔ فرمایا۔ ”اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے ہیں۔ اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں۔ کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بناء پر کئے جاتے ہیں۔ ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المؤمنین نہیں ہوتی ہیں۔ تو کیا ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کی سنت اور قانون قدرت کا اس تعامل سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں۔ (کہ ام المؤمنین کیوں کہتے ہو) پوچھنا چاہیئے کہ تم بتاؤ۔ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے۔ اور جسے تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اسکی بیوی کو تم ام المؤمنین کہو گے یا نہیں۔ مسلم میں تو مسیح موعود کو نبی ہی کہا گیا۔ اور قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کو مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے“۔

(الحکم ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۱ء)

احمدی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا پیغام اقوام عالم کے نام

(۱)

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

(۱) اس وقت دنیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں۔ اور یہ تمام مذاہب اپنے لئے کم و بیش پیرو بھی رکھتے ہیں۔ اور پھر ان کے متبعین کا دعوےٰ ہے۔ کہ ان کے مذہب میں نجات ہے۔ مگر اس کا ثبوت علمی اور عملی رنگ میں وہ ہرگز نہیں دے سکے۔ اور نہ دے سکتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اول تو ان کے مذہب کا یہ دعوےٰ ہی نہیں۔ کہ وہ عالمگیر مذہب ہے۔ اور ساری دنیا کی نجات اس کے قوانین پر چلنے میں ہے۔ اور پھر ان کے مذہب نے نجات یافتہ ہونے کے جو فرائض اور نشانات بیان کئے ہیں۔ ان پر کوئی شخص پورا نہیں اترا اور نہ اتر سکتا ہے۔ مجھے اس وقت کسی لمبی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ بات ہر ایک مذہب والا جانتا ہے۔ کہ ان کے مذہب نے نجات یافتہ ہونے کے کیا نشانات بیان کئے ہیں۔ اور وہ کہاں تک ان پر پورے اترتے ہیں۔ میں صرف ان کے سامنے اسلام کا دعوےٰ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور پھر اس کا عملی ثبوت پیش کرونگا۔ جس سے امید ہے۔ سمجھدار لوگ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ جائیں گے۔

(۲) اسلام کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ اللہ کے نزدیک اگر کوئی مذہب سچ مچ دین کہلانے کا مستحق ہے۔ تو وہ مذہب اسلام ہی ہے۔ اور دوسرا دعوےٰ یہ ہے۔ کہ دین اسلام کے سوا اگر کوئی دوسرے مذہب پر چلے گا۔ تو انجام کار وہ گھاٹے میں رہے گا۔

اس وقت دنیا میں تین بڑے بڑے مذہب ہیں۔ جو اپنے پیروؤں کی کثرت کے لحاظ سے تمام دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ (۱) اسلام (۲) عیسائیت (۳) ہندو مذہب۔ اسلام کے سوا باقی دونوں مذہب اس بارے میں گونگے ہیں اور جیسا دعوےٰ اسلام نے کیا ہے۔ ان میں ایسا دعوےٰ بھی موجود نہیں۔ ہاں ”مدعی مفقود اور گواہ موجود“ کے محاورہ کے مطابق ان کے متبعین ضرور ایسے دعوے کرتے رہتے ہیں۔ جو ہرگز ہرگز قابل اعتبار نہیں۔ بلکہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ اصل ہندو جو سناتن دھرمی کہلاتے ہیں۔ کبھی کسی کو اپنے مذہب میں داخل نہیں کرتے۔ بلکہ مذہبًا وہ اسے ناجائز سمجھتے ہیں۔ کہ جنم کا بھرشٹ (ناپاک) کبھی پوتر (پاک) ہو سکتا ہے باقی رہے آریہ۔ سو یہ کسی مذہبی دلیل کی بناء پر ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ جب ان کے بانی سوامی دیانندجی نے یہ دیکھا۔ کہ اسلام اپنی ہمہ گیر قوت کے ساتھ ہندو جاتی کو ہضم کرتا چلا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ قوم کی فنا ہے۔ تو اس نے ہندوازم کی اصل تعلیم کے برخلاف یہ اعلان کیا۔ کہ مسلمانوں کی تبلیغ کے مقابلہ میں ہندوؤں کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنے مذہب کا پرچار کریں۔ اور غیر ہندو لوگوں کو اپنے اندر ملانے کی کوشش کریں۔ ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ وہ اس میں کامیاب ہوئے یا نہیں۔ اس کا الٹا اثر یہ ہوا۔ کہ ان کی قائم کردہ آریہ جاتی خود دہریت کی رَو میں بڑی سرعت سے بہتی چلی جا رہی ہے۔ اور خود ان کا ویدوں پر جو ان کی الہامی کتاب ہے۔ وشواش (اعتقاد) کم ہو رہا ہے۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اصل ہندو مذہب نہ صرف یہ کہ کسی کو اپنی طرف دعوت ہی نہیں دیتا۔ بلکہ اس کے اندر یہ بھی قوت نہیں۔ کہ جو اس میں جذب ہونا چاہے۔ اسے جذب کر سکے۔

باقی رہا عیسائی مذہب۔ اس کے متعلق خود بانی مذہب یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا بڑا واضح اعلان ہے۔ کہ میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور آپ کے وقت میں اگر کوئی مسیحی دسترخوان سے ایک لقمہ بھی مانگنے گیا۔ تو آپ نے یہ کہہ کر دھتکار دیا۔ کہ میں اپنے بچوں کی روٹی کتوں کو نہیں دے سکتا۔ گویا عیسائی مذہب بھی اس بارے میں دنیا کو قطعی جواب دیتا ہے۔ کہ میرے پاس پہلے ہی تھوڑی سی چیز ہے میں کسے دوں۔ مگر اب وہ بھی اس کے پاس نہیں رہی۔ مذہب اسلام کے بارے میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ اس نے دنیا کو ندا دی ہے۔ کہ:۔ ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اور تمام دنیا کو دعوت دی ہے۔ کہ میرا دسترخوان بڑا وسیع ہے۔ اور اس پر ہر قسم کے کھانے چنے ہوئے ہیں۔ آؤ اور خوب کھاؤ۔ چنانچہ آج کی صحبت میں مَیں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ دین اسلام کو ماننے والا کبھی تنزل میں نہیں گر سکتا۔ بلکہ اور زیادہ ترقی کرتا ہے۔ اور بجائے گھاٹے کے نفع حاصل کرتا ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے مذہب کو قبول کرنے والا بجائے ترقی کے تنزل میں گرتا ہے۔ اور بجائے نفع کے گھاٹے میں رہتا ہے۔ اسکی پہلی مثال تو یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے مختلف اقوام اور مختلف اقالیم میں خدا کے نبی اور مرسل آئے۔ جن کی تعظیم اور عزت ہر بنی نوع انسان پر واجب ہے۔ کیونکہ انہوں نے خدا کی خاطر اور مخلوق کو راہ راست پر لانے کے لئے بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں۔ اور دوسروں کو دائمی آرام حاصل کرانے کے لئے اپنے لئے دُکھ پر دُکھ برداشت کئے۔ اور دوسروں کو آگ سے بچانے کے لئے خود آگ قبول کی۔ اور جس مقصد کو وہ لے کر اٹھے تھے۔ آخر کار اسے پورا کیا۔ پس یہ ایسے مبارک وجود ہیں۔ کہ جن کی تعظیم اور تکریم کے لئے فطرت انسانی فورًا حرکت میں آ جاتی ہے۔ اگر اس بارے میں کسی مذہب نے مکمل تعلیم دی ہے۔ تو وہ صرف اور صرف مذہب اسلام ہی ہے۔ اسلام کو قبول کرنے والے انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ تمام برگزیدوں پر ایمان لائے۔ اور ان کی عزت و تکریم کرے۔ اور کوئی بیجا کلمہ اپنی زبان سے دانستہ یا نادانستہ ان کی شان میں استعمال نہ کرے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے۔ تو اسلام اسے اپنی آغوش میں لینے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں۔ اس کے برخلاف دوسرے مذہب اس بارے میں قطعًا خاموش ہیں۔ بلکہ اگر کوئی ہندو مذہب میں داخل ہونا چاہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ سوائے ان کے مسلمہ دو تین بزرگوں کے دوسرے تمام برگزیدوں کی بے عزتی اور ہتک روا ہے۔ اور عیسائی مذہب کی تو حالت ہی عجیب ہے۔ جو اس کے اپنے مسلمات کی رو سے خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ وہ بھی سوائے حضرت مسیحؑ کے باقی سب گناہوں کی میل سے داغدار ہیں۔ اور جو ان کے مسلمہ ہی نہیں۔ ان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

پس عیسائی مذہب کو قبول کرنے والا بھی خدا کے برگزیدوں کی جب تک ہتک کا مرتکب نہ ہو۔ تب تک اسکی گود میں نہیں آ سکتا۔ یہ اسلام ہی ہے۔ جس نے دنیا میں یہ اعلان کیا۔ کہ وان من امة

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخلا فیہا نذیر۔ اور ولکل امۃ رسول یعنی ہر قوم میں خدا کے برگزیدہ مامور اور رشی آئے۔ اور پھر یہ بھی اعلان کیا۔ کہ لا نفرق بین احدٍ من رسلہٖ۔ یعنی میرے متبعین کو یہی ماننا چاہیئے۔ کہ یہ سب خدا کے برگزیدے اور ہمارے مکرم ہیں۔ اور یہ ایک ایسا نظریہ ہے۔ کہ جس سے بین الاقوامی تعلقات نہ صرف یہ کہ استوار ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اگر اس تعلیم پر عمل کیا جائے۔ تو دنیا ایک اطمینان اور سکون کا سانس لے سکتی ہے۔ اور روز روز کی مذہبی لڑائیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ اور ایک ہی لڑی میں تمام اقوام پروئی جا سکتی ہیں۔ اور بنی آدم اعضائے یک دیگر اند کے مطابق یک جان و دو قالب ہو سکتی ہیں۔ باقی دارد

خاکسار عبد الرحمٰن مبشر مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

طبّی کالم

ایک عام بوٹی کا پھل

جس کے تین چار دفعہ روز کھانے سے عورتوں کا بند حیض فوراً کھل جاتا ہے۔ وہ کیا ہے بندق ہندی جسے عوام ریٹھ کہتے ہیں۔ اس سے دھوبی لوگ اکثر گرم کپڑے دھوتے ہیں۔ جس سے میل کچیل نکل کر کپڑا صاف ہو جاتا ہے۔

ترکیب:۔ مغز تخم ریٹھ ایک عدد نکال کر خوب باریک کر لیں۔ اور ایک ولایتی کیپشول ۲ و ۳ عدد میں بھر کر پانی سے کھلائیں۔ اسی طرح روزانہ دینے سے دو چار روز میں مدتوں کا حیض بند کھل جاتا ہے۔ بار بار کا تجربہ شدہ اکسیری نسخہ ہے۔

ایک عام بے حقیقت چیز

جو ہر جگہ ہر وقت حسب ضرورت مفت مل سکتی ہے۔ اور بیحد مصفیٔ خون حتیٰ کہ کوڑھ تک کو مفید ہے۔ وہ کیا ہے؟ بھوسہ گندم۔ جسے عام لوگ توڑی کہتے ہیں۔ اور جو بطور چارا مویشیوں کو کھلائی جاتی ہے

ترکیب۔ بھوسہ گندم خالص جس میں کسی دوسرے غلہ کی آمیزش نہ ہو۔ اور پانی وغیرہ کی لاگ سے مبرّا ہو۔ اور ۲-۴ سالہ پرانا ہو۔ بقدر ۵ تولہ لے کر ۵ تولہ ہی پانی میں بھگو دو۔ صبح اس کا آب زلال لے کر ۲ تولہ بتاشہ ڈال کر نوش کرو۔ کم از کم دو ہفتہ استعمال کر کے قدرت حق کا تماشا دیکھو۔ پرہیز باد انگیز اور محرک خون غذاؤں سے ہے۔

نور الدین اعظم رضؓ

ذکر فاروق

(۳)

نقلی دلائل کو بھی ماننا ضروری ہے

ایک دفعہ ایک دہریہ مباحثہ کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زمانہ حیات مسیح موعودؑ تھا۔ حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے تھے۔ جہاں دن بھر دربار عام رہتا تھا۔ بیمار اور طالب علم اور سائل للّٰہ ملاقاتی سب بلا تکلف آتے جاتے رہتے تھے۔ ایک نو وارد شخص آیا۔ سلام کر کے بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا "مولوی صاحب میں ایک دہریہ ہوں۔ لاہور سے صرف آپ سے ملنے آیا ہوں۔ اور آپ کے ساتھ بحث کرنا چاہتا ہوں۔ مگر میری ایک ضروری شرط یہ ہے۔ کہ میں کوئی نقلی دلیل نہ سنوں گا۔ صرف عقلی دلائل پر گفتگو کروں گا۔" نقلی دلیل یہ ہوتی ہے۔ کہ فلاں بزرگ یا نبی یا رسول نے ایسا فرمایا ہے۔ یا کسی مقدس کتاب میں ایسا لکھا ہے۔ اسواسطے ماننا ضروری ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ "آپ تسلی رکھیں۔ ہم آپ کو عقلی دلائل ہی دیں گے۔ آپ بیٹھئے۔ اور اطمینان کے ساتھ سوال کیجئے۔ مگر یہ تو فرمائیے۔ کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا۔ کہ میں آج کل قادیان میں ہوں۔" دہریہ نے جواب دیا۔ "میں نے کسی سے سنا تھا۔ کہ اب آپ نے قادیان میں ہی رہائش اختیار کر لی ہے۔" مولوی صاحب نے فرمایا "اچھا آپ نے کسی سے سنا تھا" اور پھر کسی مریض کو دیکھنے یا طالب علموں کو سبق دینے لگ گئے۔ چند منٹ کے بعد پھر اس دہریہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ "قادیان تو ریل کا اسٹیشن نہیں۔ آپ یہاں کیسے پہنچ گئے۔" دہریہ نے جواب دیا۔ میں نے سنا تھا۔ کہ قادیان جانے والے بٹالہ اسٹیشن پر ریل سے اتر کر اکہ کرایہ کر لیتے ہیں۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔" مولوی صاحب نے فرمایا۔ "اچھا آپ نے سنا تھا۔ کہ قادیان آنے والے اکہ کی سواری کر لیتے ہیں"۔ اور پھر کسی بیمار کو دیکھنے یا طالب علم کو سبق دینے لگ گئے۔ چند منٹ کے بعد پھر اس دہریہ کی طرف مخاطب ہو کر ایسا ہی کوئی سوال کیا (جو مجھے یاد نہیں رہا) اور اس کا جواب بھی اس دہریہ نے یہی دیا۔ کہ "میں نے سنا تھا"۔

تبلیغی رپورٹ مشن ہائے تحریک جدید

سنگاپور مشن

مولوی غلام حسین صاحب ایاز ۱۱ تا ۱۷ جنوری کی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ اشخاص سے ملنے گیا جن میں سے تین سے ملاقات نہ ہو سکی۔ ان میں سے ایک چینی عیسائی سے مسیح کی آسمان کی بادشاہت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ تو اس سے پوچھا گیا۔ کہ جب موجودہ سائنس آسمان سے انکار کرتی ہے۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہت آسمانی کیسی؟ اس پر وہ حیران ہو کر کہنے لگا۔ کہ اگر آسمان نہیں۔ تو پھر تو بادشاہت بھی کوئی نہیں ہو سکتی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک گداگر مولوی جو تقریروں کے ذریعہ ہمارے خلاف تقریر کر کے چندہ وغیرہ لیتا ہے۔ اسکی تقریر میں چند احمدیوں کی معیت میں گیا۔ جب تقریر ختم ہوئی۔ تو سوالات کی اجازت لے کر جواب دینے لگا۔ تو انہوں نے سننے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ اس سے قبل چیلنج دے چکے تھے۔ اس سے لوگوں پر ان کی بد عہدی کا بہت بُرا اثر پڑا۔ اب ہماری طرف سے انجمن دعوۃ الاسلامیہ کو رجسٹری چیلنج دیا جاویگا۔

ڈائری ۱۷-۲۷ جنوری ۳۹ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں پھر مذکورہ مولوی صاحب کے جلسہ کی اطلاع ملی۔ پچھلی دفعہ کی طرح وہاں پہنچکر سوال و جواب کے لئے وقت مانگا۔ دس منٹ جواب کے لئے دیئے گئے۔ مگر میرے جوابات شروع کرنے پر شور و غل کر کے جلسہ برخاست کر دیا۔ ایک شخص مسمی محمد علی صاحب جو زیر تبلیغ تھے۔ خدا کے فضل سے احمدی ہو چکے ہیں۔ ایک اور صاحب سلیمان نامی سلسلہ عالیہ کے متعلق تحقیق کر رہے ہیں۔ لوگوں میں احمدیت کا خوب چرچا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تجارت کے متعلق بھی کوشش کرتا رہا۔ اور جماعت کی تربیت کے متعلق بھی۔ خاکسار اور جماعت سنگاپور کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز دیگر لواحقین کے لئے بھی دعا فرماویں۔

جاپان مشن

حافظ عبد الغفور صاحب ناصر ڈائری ۱۴ دسمبر ۳۸ء تا ۶ جنوری ۳۹ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں جاپانی پڑھی۔ ضروریات روزمرہ مہیا کرتا رہا۔ کئی ایک دوستوں کی ملاقات کو جاتا رہا۔ علاوہ ازیں ماہ دسمبر میں تین روز بخار رہا۔

جاوا مشن

ملک عزیز احمد صاحب سرابایا سے ۲۲ تا ۳۱ دسمبر ۳۸ء کی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں قریباً ۱۵ اشخاص سے ملا۔ اور تبلیغ کی۔ اور ایک بار پالانگ شہر بھی گیا۔ اور ایک اور دیہات میں بھی تبلیغ کے لئے گیا۔ اور تبلیغ کی۔ تحریری تبلیغ ۶ دوستوں کو بذریعہ خطوط کی گئی۔ ایک اخبار میں چھپوانے کے لئے ایک مضمون بھی لکھا۔ اور ایک ۱۴ صفحات پر مشتمل تبلیغی ٹریکٹ لکھا گیا۔ چونکہ جنوری شروع میں ریڈیو پر تقریر تھی۔ اسکی تیاری کرتا رہا۔

چونکہ جماعت کے ذی اثر اصحاب ملازمت کے سلسلہ میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اور خاصکر پریذیڈنٹ صاحب جن کا غیر احمدیوں پر بھی بہت اثر تھا۔ ان کا تبادلہ جماعت کی ترقی میں کچھ روک ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں دو احمدی ہوئے۔

ڈائری ۱-۱۰ جنوری ۳۹ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۴ صفحہ کا جو ٹریکٹ لکھا تھا۔ اسکو ٹائپ کیا۔ اور ۳ میٹنگیں جماعت کے احباب کی ہوئیں۔ ان میں مسٹر مانکودی استرو یہاں کے پریذیڈنٹ ہیں۔ انہوں نے ایک ٹکڑا زمین جس میں ایک مسجد کھڑی کی ہوئی ہے۔ اور ایک ٹکڑہ زمین۔ میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ جماعت کے لئے وقف کا اعلان کیا۔ جزاہ اللہ۔ خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تقریر صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔ نظام جماعت۔ خلافت حقہ اور تبلیغ کے متعلق کی۔ جمعہ کے روز احمدی احباب سے بہت دیر تک تربیتی گفتگو ہوتی رہی۔ حضور جماعت کی ترقی اور خاکسار کے لئے دعا فرماویں

پروو کرتو (جاوا مشن)

سید شاہ محمد صاحب ڈائری مورخہ ۷ جنوری میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ماہ دسمبر میں خدا کے فضل سے پانچ اشخاص داخل سلسلہ ہوئے۔ ان کے احمدی ہونے سے ایک رسالہ ماہواری "پنوجگ جالن" کی ادارت احمدیوں کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ جو کہ پہلے ایک کمیٹی کی طرف سے

۴ مگر اس دفعہ اسے بھی ہوش آگئی۔ کہ مولوی صاحب مجھ سے تین دفعہ یہ کہلوا چکے ہیں۔ کہ "میں نے سنا تھا" اور سنی سنائی بات ا[illegible]تلی دلیل کو میں نے خود ہی قبول کر لیا۔ اس خیال سے گھبرا کر بولا۔ جناب میں اسوقت ۔۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شائع ہوتا تھا۔ اس رسالہ میں حضور اقدس کے خطبہ کا کچھ حصہ۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے تغیر عالم"۔ "امریکہ کا سب سے پہلا مبلغ اسلام" (حضرت مفتی محمد صادق صاحب) "How I came to accept Islam" مسٹر ہارڈی صاحب نومسلم کی تقریر کا ترجمہ وغیرہ شائع ہوئے۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس رسالہ کو زندہ رکھے۔ اور مالی حالت بھی بہتر بناوے۔ اس عرصہ میں ایک بار "بنجر نگارا" ایک شہر میں بھی تبلیغ کے لئے گیا۔ جہاں ایک دوست نے بیعت کی۔ لیکن ان کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس شہر میں تبلیغ کا اچھا موقعہ ملتا رہا۔ کچھ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ قرآن مجید کے درس میں خدا کے فضل سے اچھے اچھے تعلیم یافتہ مرد و خواتین شامل ہوتے ہیں۔ بعض پیغامی دوست بھی خدا کے فضل سے تبلیغی میٹنگز اور درس میں شامل ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے اپنے پریذیڈنٹ کو خط لکھا۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اس پر انہوں نے مقامی پریذیڈنٹ کو لکھا۔ کہ اس شخص کو سمجھاوے۔ اور حال ہی میں انہوں نے ایک شخص کو جو لاہور چھ سال رہ کر آیا۔ منگوا کر جلسہ کیا۔ ایک احمدی دوست نے پبلک جلسہ میں تبادلہ خیالات کے لئے کہا۔ تو انہوں نے کہا۔ عہدیداران سے دریافت کرکے جواب دیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک خاص اجلاس میں یہ پاس کیا۔ (۱) قادیانیوں کے مبلغ سے اردو نہ پڑھا کریں۔ اور میل جول کم کردیں۔ (۲) مذہبی گفتگو نہ کی جائے۔ قادیانی کے اسلام کو برباد کرنا ہے۔ اس اجلاس کا اثر بھی ان کے خلاف ہی پڑا ہے۔ اس عرصہ Regen (ڈپٹی کمشنر صاحب) سے بھی ملاقات کی۔ جو بفضلہ بہت مؤثر ثابت ہوئی ان کے گھر ہفتہ میں ایک بار مذہبی تعلیم کے لئے ہمارے ایک احمدی دوست مقرر ہیں۔ اس عرصہ میں ایک کام کے لئے بٹاویہ بھی گیا۔ واپسی پر بانڈنگ جو مشہور شہر ہے۔ وہاں ایک ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی۔ جو قریباً تمام مشہور زبانیں جانتا ہے۔ جب خاکسار بٹاویہ میں تھا۔ تو ایک عرب جو اپنے آپ کو احمدی بتاتا تھا۔ مکان پر سے سائیکل مانگ کر لے گیا۔ مگر واپس نہیں لوٹا۔ معلوم ہوا ہے۔ اسی طرح اور کئی احمدیوں کو اس نے مالی نقصان پہنچایا ہے۔

۱۷ تا ۲۵ر جنوری کی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اب تک جماعت کے کل افراد کی تعداد ۳۲ ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خدا کے فضل سے ایک اور شخص نے بیعت کی۔ درس قرآن مجید کے علاوہ بعض نوجوانوں کو انگریزی کی تعلیم شروع کی ہے۔ اور بعض بچوں کو یسرنا القرآن پڑھانا شروع کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ کے لئے یہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ملازم پیشہ اور دوسرے لوگوں کے گھر جاکر بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔ چونکہ مکرمی محمد سورو سو صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے مکان پر ہی نماز جمعہ اور درس ہوا کرتا تھا۔ اب جماعت کی ترقی کے بعد وہ مکان ناکافی تھا۔ اس کا کرایہ ۱۲ گلڈر تھا۔ مگر محض جماعت کے لئے انہوں نے ۱۷½ گلڈر کرایہ پر ایک مکان کرایہ پر لیا ہے۔ جو -/1/27 Rs بنتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ان کے لئے اور جماعت کے لئے دعا فرمادیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں پیغامیوں نے ہمیں پبلک مناظرہ کا چیلنج دیا ہے۔ جو کہ باقاعدہ غیر جانبدار کمیٹی کے زیر اہتمام ضروری شرائط طے کرنے کے بعد کیا جائے۔ ہم نے چیلنج منظور کر لیا ہے۔ (ناظم تحریک جدید قادیان)

زمیندار احباب کی اطلاع کیلئے

اگرچہ مجلس مشاورت میں تفصیلی طور پر فیصلہ کیا جاچکا ہے۔ کہ زمیندارہ آمدنی میں سے کونسے اخراجات وضع کرکے چندہ ادا کیا جانا چاہیئے۔ تاہم بعض احباب ابھی تک دریافت کرتے رہتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل اخراجات کے آمدیں سے وضع کرنے کے بعد جو کچھ بچے۔ اس پر چندہ ادا کرنا واجب ہے۔

(۱) گورنمنٹ ڈیوز۔ مالیہ یا لوکل ریٹ۔ جو گورنمنٹ کے حکم یا منظوری سے عائد کئے گئے ہوں۔

(۲) اخراجات معاونین زراعت مثلاً لوہار۔ ترکھان۔ مزدور وغیرہ۔ اس کے علاوہ اور کوئی خرچ منہا نہیں ہوگا۔

قیمت بیل یا دیگر مویشی وغیرہ اور جو بیج ڈالا جاویگا۔ وہ بھی مستثنےٰ نہ ہوگا۔ (ناظر بیت المال)

چیدہ خبریں

—— راولپنڈی ۸ر فروری۔ کل راولپنڈی اور گوجرخاں کے درمیان جرنیلی سڑک پر ایک لاری اور بیل گاڑی میں نہایت زبردست ٹکر ہوئی۔ جس کے نتیجے میں گڈے میں بیٹھے ہوئے تین آدمی فی الفور ہلاک ہوگئے۔ لاری کے پرزے پرزے ہوگئے۔ البتہ ڈرائیور بچ گیا۔

—— قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصر کے وزیر داخلہ نے پارلمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ نہر سویز کے متعلق کسی حکومت کی طرف سے حکومت مصر کے نام کوئی مراسلت موصول نہیں ہوئی۔ یہ نہر حکومت مصر کی ملکیت ہے۔ اس نے اس کا ٹھیکہ دیا ہے۔ اور ٹھیکہ کی مدت کے اختتام پر وہی اسکی مالک بنے گی۔

—— استنبول (بذریعہ ڈاک) ایک ترکی وفد جرمنی جانے کے لئے روانہ ہوگیا ہے۔ جو ہر دو حکومتوں کے درمیان کئی معاہدوں کے متعلق گفت وشنید کرے گا۔ اس کے علاوہ ان کارخانوں کا معاینہ بھی کرے گا۔ جن میں حکومت ترکی کے جنگی اسلحہ تیار ہو رہے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں اس وفد کے صدر نے بیان کیا۔ کہ دس سال کے عرصہ میں ترکی کے صنعتی کارخانے اس حد تک ترقی کر جائیں گے۔ کہ حکومت کو باہر کے کارخانوں میں اپنے اسلحہ تیار کرانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

—— لنڈن ۵ر فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ترکیہ نے غازی کمال اتاترک کا مقبرہ تعمیر کرنے کے لئے دنیا کے مشہور انجینئروں کو دعوت مقابلہ دی ہے۔ درخواستیں موصول ہونے کے بعد بہترین انجینئروں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ جن کے سپرد مقبرے کی تعمیر کی جائے گی۔

—— لکھنؤ ۸ر فروری۔ حکومت یو۔پی نے سڑکوں کی اصلاح اور مرمت کے لئے ایک پنج سالہ پروگرام مرتب کیا ہے۔ جس پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔

—— لنڈن ۸ر فروری۔ حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کو ڈیفنس کے لئے تین لاکھ پونڈ کی امداد دی جائے۔

—— لاہور ۸ر فروری۔ آج لالہ سنت رام

سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت سے سات افراد کو مختلف المیعاد قید کی سزائیں دی گئیں۔ ملزموں پر سنٹرل بنک سے پچاس ہزار روپیہ دھوکہ سے حاصل کرنے کا الزام تھا۔ ملزموں میں ایک شخص بنک کا ملازم بھی تھا۔ اسے مختلف جرائم میں ۱۸ سال قید کی سزا دی گئی۔ اگرچہ اسے صرف پانچ سال قید بھگتنی پڑے گی۔

—— ناگپور ۹ر فروری۔ حکومت سی۔پی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ صوبے میں شراب کے اشتہاروں کی اشاعت بند کردی جائے۔

—— لاہور ۹ر فروری۔ سر سکندر حیات خاں سر چھوٹو رام۔ میجر خضر حیات ضلع مظفرگڑھ اور ڈیرہ جات کے دورہ پر جارہے ہیں۔ وہ ۱۶ر فروری کو لاہور سے روانہ ہوں گے۔ اور ۲۲ر فروری کو واپس آجائیں گے۔

—— لکھنؤ ۹ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں ہوم ممبر نے اعلان کیا۔ کہ سردار اجیت سنگھ (مشہور جلاوطن) جو آج کل برازیل کے شہری کی حیثیت سے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر ہندوستان واپس آنے کی درخواست دیں گے۔ تو اس پر غور کیا جائے گا۔

—— راولپنڈی ۱۰ر فروری۔ موضع نڑکی (جہلم اور گوجرخاں کے درمیان) کے قریب ایک کار اور لاری میں شدید تصادم ہوا۔ جس کے نتیجہ پر کار کی تمام سواریاں ہلاک ہوگئیں۔ اور لاری کی متعدد سواریاں شدید مجروح ہوئیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کار سواریوں سے بھری ہوئی تھی۔ اور لاہور کی طرف سے جارہی تھی۔ اور لاری لاہور کی طرف آرہی تھی۔ کار اور لاری کے تصادم کے بعد کار ایک درخت سے ٹکرا کر قریبی کھڈ میں گر پڑی جس کی وجہ سے تمام سواریاں اسی وقت جان بحق ہوگئیں۔ ہلاک شدوں اور مجروحین کو جہلم ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔

—— ڈیرہ اسماعیل خاں ۱۰ر فروری۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ڈیرہ اسماعیل خان کے فساد میں دس ہندو اور ایک مسلمان لڑکا اب تک فوت ہوگئے ہیں۔ ۲۱ ہندو اور ۴۳ مسلمان سخت مجروح ہسپتال میں پڑے ہیں۔ ۳ مکان اور ۸۳ دکانیں جو مسلمان دوکانداروں کی تھیں۔ مگر جن کے مالک ہندو تھے۔ ۶ دوکانیں جن کے مالک ۴۴

۴۴ اور دو کاندار دونوں مسلمان تھے۔ جل کر خاکستر ہوگئی ہیں۔ ہندوؤں کی ۱۰۳ اور مسلمانوں کی ۱۷ دکانیں لوٹ لی گئی ہیں شہر کا ایک بازار کھنڈر نظر آتا ہے۔